ترانۂ ناصر

حمد و ثنا [illegible] | بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھوں مدح مداح ختم الرسل — جو کلی و جزئی کا ہے جزو و کل
عدم سے وجود اُس نے موجود کر — خدائی کو اپنی کیا مشتہر
ہر اک شئے اُسی کی ہے تسبیح خوان — وہی باغ عالم کا ہے باغبان
ہر اک گل مین ہے رنگِ وحدت کی بو — کھلا ہے انہین سے گلستانِ ہو
احد ایک اور ایک احمد لقب — وہ ہے عینِ رب اور یہ عینِ عرب
چمن مین ہے چلتی اُسی کی ہوا — اُسی کی ہوا مین ہے باد صبا
ضیا ہے اوسی کی دل و داغ مین — فضا ہے اوسی کی گل و باغ مین
ہے صنعت سے لبریز اُس کی چمن — کہین یاسمن ہے کہین نسترن
ہے ہر غنچۂ دل مین اُس کی بہار — ہے ہر صفحۂ گل پہ اُس کا نگار
ہے ہر چیز سے ذات اُس کی غنی — سزاوار اُسی کو ہے کبر و منی
گدا کو کرے ایک دم مین امیر — کرے شاہ کو ایک پل مین فقیر
ہے فانی ہر اک چیز اُس کے سوا — وہی تھا وہی ہے وہی ہو سدا
دکھا کر سرِ طور وحدت کا نور — کیا تاب و طاقت سے موسیٰ کو دور

دیا ایسا معجز تھا پھر عصا
کبھی تھا درخت اور کبھی اژدھا

عطا کر کے یوسف کو حُسن نکو
دیا غم زلیخا و یعقوب کو

وہ لوہے کو اپنے ید پاک سے
کرے ہاتھ مین موم داؤد کے

کند گلشن آتش برو ئے خلیل
کشد رخت فرعون سوئے رود نیل

دئے آب طوفان مین منکر ڈبو
رکھا حفظ مین حضرت نوح کو

کئے گرچہ پیدا بہت انبیا
محمدؐ کو پر سب سے افضل کیا

الٰہی ہزارون درود وسلام
بروح نبی تا بروز قیام

نعت محبوب خدا خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ وہ محبوب ذات خدا
محمدؐ وہ شاہنشہ دوسرا

محمدؐ وہ رنگِ رُخ برتری
محمدؐ وہ تاجِ سرِ سروری

محمدؐ سرِ سرفرازانِ دین
محمدؐ دُرِ تاج اہلِ یقین

محمدؐ وہ عالم کا مطلوبِ دل
وہ محبوبِ حق رونق آب و گِل

محمدؐ وہ ابرِ کرم بحرِ جُود
وہ آہنگ رحمت وہ رنگِ نمود

محمدؐ وہ سالارِ ہر دوسرا
وہ شمعِ رسالت وہ نورِ ہُدا

محمدؐ وہ نورِ رُخ انبیا
محمدؐ وہ طُورِ جمالِ خدا

بھلا اُس کی ناصر ہو تعریف کیا
معنوَن ہو جو شان لولاک کا

کوئی اُس کی کیونکر ثنا کر سکے
ہے طٰہٰ و یٰسین جس کے لئے

گئے آئے وہ عرش پر آن مین
کوئی لکھ سکے اُنکی کیا شان مین

بہارِ گل و لالہ و مرغزار
ہے فیضِ رسولِ خداوندگار

یہ رنگِ گلِ و لالہ و یاسمین
ہے عکسِ رُخِ سید المرسلین

رہی وقفِ تعظیم ہر شے مدام
شجر اور حجر جھک کے کرتے سلام

اشارہ سے اکروز اُنکے شجر
زمین سے اُکھڑ کر گرا پاؤن پر

جو اُنگلی سے اک شب اشارہ کیا
مہِ چار دہ کو دو پارہ کیا

تناول کیا لقمہ جب گوشت کا
دہن مین لوا لے نے نالہ کیا

کہ مجھ کو نہ کہا اے حبیب خدا
کہ ہین مہر بسبر زبر ہین ہون بھرا

رسول خدا سے ہوئے آشکار
اسی طور کے معجزے بے شمار

کہون کیا کہ طاقت زبان مین نہین
محمد کا ثانی جہان مین نہین

الٰہی ہزارون درود و سلام
بروح نبی تا بروز قیام

ہوا ہے یہ الہام حق بر محل
کہ پڑھ نعت احمد مین ناصر غزل

غزل

محمد سے پرنور ہے دو جہان
محمد ہے زیب زمین و زمان

محمد سے پنہان نہین کوئی شے
محمد پہ ظاہر ہے راز نہان

محمد ہے نور رخ معرفت
ہے سب عارفون کا وہی جان جان

محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ تھا
ہوئے وہ تو پیدا ہوئے دو جہان

محمد کا جو شیفتہ ہو گیا
ہوا شیفتہ اسکا رب جہان

گل و لالہ ہو یا ہو شمس و قمر
محمد کا جلوہ ہے ہر سو عیان

رسائی تھی موسیٰ کی تا کوہ طور
رسائی محمد کی تا لامکان

جو در کا گدا ہو گیا آپ کے
ہوئی خاک پا اس کی تاج شہان

خدا کے لئے لب ہلا دے ذرا
ترے لب پہ قربان کون و مکان

دو عالم کے سلطان خدا کے لئے
بنا میرا دل قبلۂ راستان

ہے ناصر کف ہجر سے سینہ چاک
نگاہ کرم یا شہ انس و جان

الٰہی ہزارون درود و سلام
بروح نبی تا بروز قیام

اشعار بترغیب اتباع رسول مقبول و الفت اصحاب و بتول

محبو یہ جب بات ثابت ہوئی
کہ محبوب حق ہین ہمارے نبی

تو لازم ہے سب دین و دنیا کے کام
مطابق ہون فعل نبی سے تمام

ہوئے جس سے راضی شہ دوسرا
تو لا ریب راضی ہے اس سے خدا

محبت رکھو آل و اصحاب سے
تمام انکے ازواج و احباب سے

کہ حق نے کیا قدرتِ پاک سے — پیمبر کو اور اُن کو اک خاک سے
الٰہی ہزارون درود و سلام — بروحِ نبی تا بروزِ قیام
پڑھون نعت مین وہ غزل جھوم کر — کہ حورین فدا ہون قدم چوم کر

غزل

مین ہون جان و دل سے فدائے نبی — طلبگار نورِ لقائے نبی
جبین ہو مری اور درِ پاک ہو — مرا سر ہو اور نقش پائے نبی
مرے دیدۂ و دل کے ارمان ملین — بسر ہو گر خاکِ پائے نبی
پہنچ جائین گے کل سلاطین سے قبل — بہشت برین مین گدائے نبی
جدا ہے دو عالم سے ناز آپکا — نرالی ہے سب سے ادائے نبی
نکیون صبح معنی ہو حُسنِ کلام — یہ ہے ایک برق ضیائے نبی
سلاطین دنیا کا سُلطان ہے وہ — بنا ہے جو دل سے گدائے نبی
ہوائے دو عالم کا کیا مجھکو کام — ہے مرغوب دل کو ہوائے نبی
مرے نام پر کیون نہ شیدا ہون سب — ہون شیدائے حُسن لقائے نبی
مدینہ مین لیجا کے مجکو دکھا — الٰہی وہ دولت سرائے نبی
مجھے بخش میرے محبّون کو بھی — الٰہی بحقِ رضائے نبی
پہنچ جائے ناصر بھی یثرب مین جلد — برائے خدا و برائے نبی
الٰہی ہزارون درود و سلام — بروحِ نبی تا بروزِ قیام

در منقبت عظمت و انوار خلفائے محبوب پروردگار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

روایت ہے یہ جب بوقت نکو — کیا خلق خالق نے جبریل کو
تو کی عرض حق سے یہ جبریل نے — کہ پیدا کیا مجھسے پہلے کسے
کہا خالق روح و اجسام نے — ادھر دیکھہ کیا ہے ترے سامنے
نظر آیا جبریل کو ایک نور — ہوا دید سے جس کی بیحد سرور

چپ و راست اُس نور کے چار نور — نظر آئے پھر اور اسے ذی شعور
کہا نور کس کا ہے یہہ اے خدا — منور دل و دیدہ جس سے ہوا
خطاب آیا گر کشف منظور ہے — یہی میرے محبوب کا نور ہے
یہی علتِ بودِ دارین ہے — یہی زینتِ باغِ کونین ہے
جو گرد اُس کے ہین چار نور اے امین — یہ ہین نور خلفائے سلطانِ دین
یہ ہین دوست چارون مرے دوست کے — عدو ہین یہ بیشک عدو کے مرے
یہ نور نبی سید المرسلین — اسے سب سے اول سمجھ اے امین
ہے ہر جزو کل سے مقدم یہی — مکرم یہی ہے معظم یہی
یہ ہی عین نورِ رخِ عارفان — یہی ہے سرورِ دل عاشقان
یہی ہے وہ محبوبِ مطلق مرا — یہی ہے وہ مطلوبِ برحق مرا
یہی ہے وہ زیبِ بتانِ جہان — اِسی کے لئے ہے زمین و زمان
نہ کرتا اگر اس کی جلوہ گری — تو کرتا نہ پیدا یہہ حور و پری
الٰہی ہزارون درود و سلام — بروحِ نبی تا بروزِ قیام
پڑھون نعت مین اور یہی اک غزل — کہ ہے دل مین شوقِ شہ لم یزل

غزل

دو عالم کے سرتاج خیر الانام — رسولِ مکرم علیہ السلام
کرون کیا تقرب کا اُنکے بیان — کہ ہے قاب قوسین ادنیٰ مقام
نہ ہوتے جو وہ باعثِ کائنات — نہ ہوتا نظامِ جہان کا نظام
نہ تھی وہم کی بھی جہان دسترس — خراماں گئے وان وہ گردون خرام
وہ شاہ دو عالم وہ ابرِ کرم — شفیع اہل عصیان کے روزِ قیام
وہ نورِ محمد وہ مہرِ احد — وہ حق کی تجلی وہ طورِ کلام
وہ زیبا بہارِ گلستان دین — وہ رعنا نگارِ جہانِ مرام
چمن زارِ کونین کے رنگ و بو — وہ دارین کے شاہ عالی مقام
درود اُنپہ اور آل و اصحاب پہ — پڑھو مومنو رات دن صبح و شام

ہے مداح انکا خدائے کریم ۔ نہ دم مار ناصر زبان اپنی تھام
الٰہی ہزارون درود و سلام ۔ بروحِ نبی تا بروزِ قیام

بیان تخلیق دو جہان بباعث نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

ہوا حق کو منظور کرنا عیان ۔ جو نورِ شہنشاہ کون و مکان
تو نورِ نبی سے کیا جلوہ گر ۔ جمالِ گل و حسنِ برگ و شجر
بنا پھر تو یون گلشنِ دوسرا ۔ کہ اُس نور کو چار حصّے کیا
کیا ایک حصّے سے پیدا قلم ۔ دکھائی اُسے شانِ حسنِ قدم
بنی لوح پھر دوسرے جزو سے ۔ ہوئے نورِ وحدت کے جلوے جُدے
بنا جزوِ ثالث سے عرش عظیم ۔ کیا اُس کو محکم بحُسنِ قدیم
چہارم کے پھر چار حصّے کئے ۔ پھر اول سے پیدا فرشتے کئے
فرشتے کہ جو حاملِ عرش ہین ۔ نہ وہ جو کہ بر مسندِ فرش ہین
عیان جزوِ ثانی سے مسند ہوئی ۔ وہ کرسی ہے رفعت نمائے نبی
بنے جزوِ ثالث سے سارے ملک ۔ ہوئے جو محیط از سمک تا فلک
حصص پھر کئے اُس چہارم کے چار ۔ بنے ہفت افلاک و لیل و نہار
ہوئی دوسرے سے زمین گلفشان ۔ بنا جزوِ ثالث سے باغِ جنان
اُسی سے جہنم بھی پیدا ہوا ۔ جلالِ الٰہی ہویدا ہوا
چہارم کے پھر چار حصّے کئے ۔ ہر اک کو پھر انوارِ وحدت دیئے
کیا خلق اول سے آنکھونکا نور ۔ دیا مومنون کو کمالِ سرور
کیا دوسرے جزو سے مومنو ۔ یہ نورِ دلِ اہلِ ایمان سُنو
سمجھتے ہو کیا ہے دلون کا وہ نور ۔ وہ ہے نورِ عرفانِ حق کا ظہور
بنا جزوِ ثالث سے نورِ زبان ۔ وہ نورِ زبان جو ہے تسبیح خوان
وہ نورِ زبان نورِ توحید ہے ۔ وہ وحدت کا اورنگِ تفرید ہے
غرض باغِ دارین کی سب بہار ۔ ہے فیضِ طفیلِ شہِ نامدار

یہ باغ دو عالم کی صنعت گری — یہ رندانِ آزاد کی خودسری
یہ بلبل کے نغمے یہ لحنِ طیور — عنادل کا پھولون کی شاخون پہ شور
یہ طاؤس کا طرزِ رامش گری — یہ افسانہ حسن حور و پری
یہ نقاشِ قدرت کی نیرنگیان — یہ شوخی یہ نازو ادائے بُتان
یہ حُسنِ تکلم یہ رازونیاز — یہ سحرِ طلسم محبت کا راز
یہ فرقت کے نالے یہ عزت کے غل — مجالس مین یہ گردشِ جامِ مل
یہ سازِ محبت کی تاسازیان — یہ دلبر بتون کی نظر بازیان
یہ وحدت پرستون کا نازونیاز — یہ الفت طرازون کا سوزوگداز
یہ اہلِ تصوف کا حُسنِ صفا — جو ہے اہلِ صورت کا حیرت فزا
یہ شوقِ لقائے دلِ عاشقان — یہ ذوقِ جفائے بتانِ بیگمان
یہ باغِ محبت کی گلکاریان — گلون کو یہ بلبل کی دلداریان
یہ سب ہے طفیلِ رسولِ خدا — جو ہے رنگ صورت کا معنی نما
یہ ہے نورِ ذاتِ نبی کا ظہور — محیطِ دو عالم ہوا جسکا نور
الٰہی ہزارون درود و سلام — بروحِ نبی تا بروزِ قیام
پڑھون دل مین ہے وہ غزل پُر اثر — ہو بزمِ سخن جس سے زیروزبر

غزل

شفیع الوریٰ یا شفیع الوریٰ — مدینہ بلا یا یا شفیع الوریٰ
جو دل سے ہوا آپکا اُمتی — وہ بخشا گیا یا شفیع الوریٰ
خدا کی خدائی کے محبوب ہو — کریم السخا یا شفیع الوریٰ
اگر تم نہ ہوتے نہ ہوتا کوئی — مرے پیشوا یا شفیع الوریٰ
جمالِ مبارک کا جلوہ دکھا — ہون شیدا ترا یا شفیع الوریٰ
مجھے بھول جانا نہ بہرِ خدا — بروزِ جزا یا شفیع الوریٰ
[illegible]ن واللہ دل سے ہون بندہ ترا — تو آقا مرا یا شفیع الوریٰ
بجز تیرے میرا مددگار یان — نہین دوسرا یا شفیع الوریٰ

ولایت کی معراج مجکو بھی ہو　　برائے خدا یا شفیع الوریٰ
یہ مولود سنکر زبان سے مری　　کہو مرحبا یا شفیع الوریٰ
ہے ناچیز ناصر بہت پُر خطا　　اِسے بخشوا یا شفیع الوریٰ
الٰہی ہزارون درود و سلام　　بروح نبی تا بروزِ قیام

بیان ولادت باسعادت خیر الانبیا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

روایت مین آیا ہے یون برملا　　کہ آدم کو جب حق نے پیدا کیا
تو آدم نے دل شاد ہو عرش پر　　جو چشمِ تعشق سے ڈالی نظر
تو پایا بخطِ جلی عرش پر　　رقم کلمۂ طیبہ سربسر
یہ کی عرض آدم نے ربّ العلا　　ترے نام سے نام کِس کا ملا
ندا آئی نام محمدؐ ہے یہہ　　دو عالم کے عالم سے احمد ہے یہ
ترا فخر ہے تیری اولاد مین　　سب اولاد اجداد و احفاد مین
کہ یہ میم جو نام مین اُسکے ہے　　کنایہ وہ مُلک و ملایک سے ہے
جو حا نام مین اُس کے داخل ہوئی　　حرے حلم مین بھی وہ شامل ہوئی
جو میم دوم اوسکے ہے نام کا　　اشارہ ہے یہ مطلبِ عام کا
ہوئی نام مین ذال جو جلوہ گر　　تو ہے دال وہ دین و اسلام پر
جب آدم کو وہ نور سونپا گیا　　ملایک نے آدم کو سجدہ کیا
نہ ہوتا جو آدم مین حضرت کا نور　　کبھی حکم سجدہ نہ پاتا صدور
رہا پانسو سال آدم کے پاس　　ملا شیث کو پھر وہ قدسی اساس
وہی نور الیاس کو پھر ملا　　غرض سلسلہ یون ہی جاری رہا
جب آپہنچا تا نوح نور نبی　　کھلی وان سے تقدیر پھر سام کی
وہ نورِ نبی پشت آبا سے جب　　پکڑتا تھا جا بطن مادر مین تب
شیاطین کو کرتے مقید ملک　　شکم سے نہوتا جدا جب تلک

نہ تہی قدرت اس پر کچہ ابلیس کی — نہ تہی احتیاط جناب نبی
اسی طور سے الغرض سلسلہ — رہا پشت در پشت جاری سدا
ہوا جب وہ تارخ مین جلوہ نما — تو رازا سپہ حسن ازل کا کہلا
اسی طرح پہر اُنسے ہو کر جدا — خلیل خداوند سے جا ملا
غرض وانسے درجہ بدرجہ ہوا — پیمبر کے والد کو آخر عطا
رہا پاس جس جس کے نور حضور — ضلالت کی ظلمت رہی اُنسے دور
الہی ہزارون درود و سلام — بروح نبی تا بروز قیام
غزل ایسی پڑہ ناصر بایقین — کہین سُنکے سب آفرین آفرین

غزل

مے جام وحدت پلا یا رسول — سوا اپنے سب کچہہ بہلا یا رسول
عدم مین دکہا دے جمال قدم — فنا مین دکہا دے بقا یا رسول
مدینہ مین ہندوستان سی مجہے — برائے خدا لو بلا یا رسول
سموم الم سے یہ پژمردہ ہے — مرا غنچۂ دل کہلا یا رسول
پلا بادۂ غم ربا ساقیا — مری آتش غم بجہا یا رسول
تماشا عجب ہوگا جب حشر مین — اٹھونگا مین کہتا ہوا یا رسول
یہی آرزو ہے یہی ہے دعا — یہی ہے مری التجا یا رسول
کہ مین رنگ بستان معنی ہون — ہون جلوہ زار بقا یا رسول
کہانتک اُٹہاؤن جدائی کا غم — مین ہون مردہ مجکو جلا یا رسول
کنارے لگے گی کشتی گناہونکی — ہو تم مرے ناخدا یا رسول
نہین جاہ و دولت کی ناصر کو حرص — بنا اپنے در کا گدا یا رسول
الہی ہزارون درود و سلام — بروح نبی تا بروز قیام

پیدا ہونا نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کو

الدھر ہے تو اے ناصر مبتلا — کر اب ذکر میلاد خیر الوریٰ
کر اس طور سے ذکر شاہ زمن — کہ صل علیٰ کا ہو غل تا ختن
زبان ہو زبانہ نمط شعلہ زن — معطر ہو عطر سخن سے دہن
ہو مسکن ہر اک گلشن نازنین — جنان محو ہو جس کے انداز مین
جو ہو وجد مین طور رامشگری — تو ہر شعر ہو مایۂ دلبری
فدا ہون پری رو سخن پر مرے — سخنور ہٹین علم و فن پر مرے
لگاؤن جو اک نعرۂ ہو کبھی — ہو ظاہر دو عالم پہ حب نبی
پریزاد لین آ کے میرے قدم — ملک ہنس کے چومین زبان قلم
مجھے اپنا قبلہ کہین اہل دل — ہون حساد میرے سخن سے خجل
بنے سرّ ایزد کا دل واستان — چلین راستی پر مرے راستان
وہ آتش لگے جان و دل مین مرے — کہ کوسون جہنم بھی بھاگا پھرے
کسی سے نہ اصلا تعلق رہے — تعلق سے بھی بے تعلق رہے
مچے عارفان الہی مین دھوم — مرے فیض کا غل ہو تا شام و روم
ہو ہر مصرع نو ہلال فلک — کمال سخن ہو جمال ملک
دکہائے مجھے آنکھ گو بیخودی — کہے لن ترانی نہ حسن نبی
مرا نقطۂ دل ہو وحدت نما — بنے پردۂ دل جمال خدا
ہو ہر نقطۂ دل رخ جان ستان — ہو ہر جملہ رخسارۂ مہوشان
سخن کے ہو پہلو مین اک گلستان — بنے خامہ بلبل کا ہم داستان
ہر اک زخم گل سینۂ چاک ہو — ہر اک جام گل محو ادراک ہو
جو لے بانکپن سے مرے نوک کی — تو گلچین چمن صاف کر دی جبھی
دکہا فکر مجکو وہ رنگ ہوا — کہ ہر خار ہو گلبن مدعا
دکہاین مضامین تو وہ بہار — کہ صحن چمن مین ہو خون ہزار
اثر زیر جادو ہو طرز کلام — نگار سخن کی مچے دھوم دھام
چمن مین ہو ہر برگ گویا زبان — کھلی غنچۂ فرحت جاودان
الہی ہزارون درود و سلام — بروح نبی تا بروز قیام

غزل مین سنو عرض شاہ ہدیٰ — کہ پڑھتا ہے ناصر باآہ و بکا

غزل

حبیبِ خدا یا حیات النبی — مجھے بخشوا یا حیات النبی
تو نورِ خدا ہے تو محبوبِ حق — تو ہے حق نما یا حیات النبی
تو حق پر فدا مین ہون تجھپر فدا — مرے پیشوا یا حیات النبی
بنے میرا دل گلشنِ معرفت — شہ دوسرا یا حیات النبی
ہے شوقِ زیارت مین دل بیقرار — تو آؤ ذرا یا حیات النبی
کہین زندہ دل مجکو سب زندہ دل — وہ جلوہ دکھا یا حیات النبی
مجھے فیضِ قربت کا مظہر بنا — برائے خدا یا حیات النبی
مرا دل ہو توحید کا جلوہ ریز — شہ حق نما یا حیات النبی
شفاعت ہو ناصر کی روزِ جزا — شفیع الوریٰ یا حیات النبی

الٰہی ہزارون درود و سلام — بروحِ نبی تا بروزِ قیام
روایت ہے منظورِ حق جب ہوا — کہ تو باد ہو گلشنِ اصطفا
ہو شمشاد سان زیبِ باغِ جہان — ہو رنگِ گلِ حسنِ وحدت عیان
ہو یہ غنچۂ ناشگفتہ وہ گل — کہ دیکھے تو کہائے گلِ مہرِ گل
ہو اُس گل کی نکہت زمانے مین عام — معطر ہون خوشبو سے جسکی مشام
جہان سے ہو سب ظلمتِ کفر دور — ہو فرشِ زمین دامنِ کوہِ طور
ہو دینِ الٰہی کا اُس سے فروغ — ہون ادیان پیشینیان بے فروغ
جمادیٰ ثانی کی تہی بارہوین — شبِ جمعہ وقتِ سعادت قرین
ہوا بطنِ مادر مین راحت گزین — وہ محبوبِ حق سیّد المرسلین
وہ نورِ نبی کی ہوئی حاملہ — لقب جسکا مکے مین تہا آمنہ
عنایت ہوا آمنہ کو وہ نور — گئی روشنی اُس کی نزدیک و دور
درخشان ہوا آفتابِ امید — وہ تہی رات یا غیرتِ صبحِ عید
جہان نور سے سب منور ہوا — درِ باغِ فردوس کھولا گیا

خیابان خیابان کھلی یاسمن ‏ بیابان بیابان اُگی نسترن
یہ مجوِ ترشح تہا ابرِ بہار ‏ کہ صحن چمن کا مٹا سب غبار
خرامان خرامان بناز و ادا ‏ گلستان مین جاروب کش تہی ہوا
عجب سبز و شاداب تہین کیاریان ‏ نہین چمن مین تہین گلکاریان
محیط زمین تہی شبِ ماہتاب ‏ دکہاتا تہا مہتاب کا جلوہ آب
وہ سبزے پہ شبنم کے قطرون کی آب ‏ زمرد پہ یا موتیون کی تہی تاب
وہ بادِ بہاری کی رامشگری ‏ نہالان گلشن کی وہ جہومری
گلون پر وہ بلبل کے تہے چہچہے ‏ وہ صلصل کے شمشاد پر قہقہے
وہ گیسوئے سنبل شکن در شکن ‏ کہ زنار پہنے کوئی برہمن
ہوائین وہ گلزار کی سرد و سرد ‏ کنارے روش کے گل لاجورد
لبِ نہر تہا گلرخون کا ہجوم ‏ کہ حسنِ گلو سوزِ یوسف کی دہوم
لبو پر جو غنچون کے تہا جوش مل ‏ تو منقار بلبل سے جہڑتے تہے گل
بلورین وہ تختو پہ جامِ بلور ‏ کہ ہو آنکہ وقفِ تماشائے نور
اِدہر لہلہاتا تہا سبزہ اِدہر ‏ اُدہر تہا وہ طاؤس زرین کمر
ہوئے باغ جنت کے آراستہ ‏ خیابانِ فردوس پیراستہ
خرامان ہوئین حوریان بن سنور ‏ پرستان بنا عالمِ خیر و شر
بحسنِ ادب پڑہ کے صلِّ علیٰ ‏ یہ ناصر کی بہی روح نے دی ندا

غزل

دو عالم کا سردار آنے کو ہے ‏ غریبون کا غمخوار آنے کو ہے
طلب مین تہے جسکی زمین و زمان ‏ وہ حق کا طلبگار آنے کو ہے
عیان جس مین ہے جلوۂ نورِ حق ‏ وہ آئینہ رخسار آنے کو ہے
لقب جس کی اُمت کا خیر الامم ‏ وہ نیرنگِ اسرار آنے کو ہے
خبر جس کے آنیکی نبیون نے دی ‏ وہ اُن سب کا سالار آنے کو ہے
لو آنے کو ہے آفتاب ھدیٰ ‏ لو دلدار دلدار آنے کو ہے

لو آنے کو ہے پیشوائے رسل | لو شاہِ کلہدار آنے کو ہے
لو آنے کو ہے مجلس آرائے دین | لو امت کا سردار آنے کو ہے
خدا کو ہے محبوب جس گل کی بو | وہ اب جان گلزار آنے کو ہے
نکیوں وجد ناصر کرے میرا دل | کہ کُن کا مددگار آنے کو ہے
الہی ہزاروں درود و سلام | بروح نبی تا بروزِ قیام

ولادت کے جب دن قریب آگئے | تو قدرت کے رنگ اور ہی کچھ ہوئے
فرشتے زمین و زمان کے تمام | ہوئے گرم تسلیم خیر الانام
خوشی کرتے تھے سب وحوش وطیور | کہ ظاہر ہوا چاہتا ہے وہ نور
ہے جسکی بدولت یہ سب نور و نار | دو عالم میں ہے جسکے دم کی بہار
شب قدر کی گھٹ گئی ساری قدر | کہ آیا لبِ بام اس رات بدر
ہوئے تخت اوندھے سلاطین کے | بتانِ جہان سر کے بل گر پڑے
فرشتوں نے لے تخت ابلیس کا | شقاوت کے دریا میں اوندھا کیا
جو ہونے لگا اسپہ نازل عذاب | تو فی الفور اٹھ کر وہ خانہ خراب
پہاڑوں کی غاروں میں جا کر چھپا | چہل روز کی اسنے آہ و بکا
کیا پھر جو رو رو کے شور و فغان | شیاطین پہنچے آئے سب ملکے وان
کہا تجھپہ ایسا ستم کیا ہوا | جو کرتا ہے اس طرح شور و بکا
تو بولا بہ یاس والم وہ لعین | کہ آنیکو ہین سید المرسلین
جو شاہنشہ دو جہان آئین گے | سر پہ شیاطین الٹ جائین گے
اب آنیکو ہے ذات حق کا حبیب | ولادت کا وقت اسکی پہنچا قریب
یقیناً سمجھ لو کہ باطل ہوئی | عبادات عزیٰ کی اور لات کی
مہ چرخ توحید ہوگا عیان | بتون کا مٹیگا عرب سے نشان
رہیگی بہارِ چمن جاودان | چلیگی نہ گلشن میں بادِ خزان
الہی ہزاروں درود و سلام | بروحِ نبی تا بروزِ قیام

عرب قحط سالی میں تھا مبتلا | قریشی تھے اندوہگین سر ملا
ہوا دفعتہ دفع سب خشک سال | ہوا بارور ہر شجر ہر نہال

بہم مژدہ دیتے تھے سب جانور ۔ بیابان و دریا میں تھے جس قدر
اسی سال کے نام کا ہے رواج ۔ جو رکھا ہیں فتح والابتہاج
جب آمد کا آیا زمانہ قریں ۔ ہوئے شاد و خورم سب اہل زمیں
ہوا حکم حق پھر یہ جبریل کو ۔ عَلَم تین لیجا کے قایم کرو
علم سوئے شرق ایک برپا کرو ۔ دُوم جانب غرب استادہ ہو
سوم بامِ کعبہ پہ کردو نصب ۔ کہ آنکو ہے شاہِ اُمّی لقب
پھر اہلِ زمین کو بشارت یہ دو ۔ کہ آنکو ہے سرورِ نیک خو
لو آمد ہے سلطانِ دین کی قریب ۔ کھُلا چاہتے ہیں تمہارے نصیب
کہو جلد جاکر یہہ رضوان سے ۔ کہ دروازے جنت کے سب کھولدے
جہنم کے مالک کو یہہ حکم دو ۔ کرے سرد دوزخ کی سب آگ کو
سوا اس کے جو کچھ ہوئے واقعات ۔ قلم گر ہوں اشجار و دریا دوات
نہو حال اُنکا کبھی اختتام ۔ یہ دونوں ہی ہوجائیں آخر تمام
یہ دیتا تھا ناصر منادی ندا ۔ کہ آنکو ہیں اشرف الانبیا
وہ آتے ہیں جو زیبِ کونین ہیں ۔ وہ آتے ہیں جو شاہ ثقلین ہیں
وہ آتے ہیں جو حق کے محبوب ہیں ۔ وہ آتے ہیں جو دل کے مطلوب ہیں
الٰہی ہزاروں درود و سلام ۔ بروحِ نبی تا بروزِ قیام
غزل اور ناصر چپک کر پڑھوں ۔ کہ ہے دل میں شوقِ زیارت فزوں

غزل

یہ گل پیرہن کون آتا ہے آج ۔ کہ ہاتھوں سے دل نکلا جاتا ہے آج
زمین پر نہ کیوں شادیانے بجیں ۔ زمین کو وہ گردوں بناتا ہے آج
نہیں چرخ زن گر خوشی سے جہاں ۔ یہ کیوں چرخ پھر چرخ کھاتا ہے آج
محبو وہ محبوبِ گردوں خرام ۔ زمین رشکِ جنت بناتا ہے آج
فلک بھی ستاروں کا گنج گراں ۔ بساطِ زمین پر لٹاتا ہے آج
ہے نازاں جو فرشِ زمین عرش پر ۔ یہ رشکِ قمر کون آتا ہے آج

وہ کاکل کو عارض پہ ڈالے ہوئے
دو عالم کے دل کو لبھاتا ہی آج

جو کثرت کے پردون مین تہا جلوہ گر
وہ وحدت کا جلوہ دکہاتا ہی آج

جو اصلاب طاہر مین پوشیدہ تہا
وہ بے پردہ تشریف لاتا ہی آج

خدارا کہو یا نبی مرحبا
غزل اور ناصر سناتا ہی آج

غزل

شہ جن والنسان کی آمد ہی آج
شہنشاہِ ذیشان کی آمد ہے آج

پڑہو مومنو صلّ علیٰ
کہ خورشیدِ ایمان کی آمد ہی آج

ستارہ نکیون چمکے توحید کا
مہ برج عرفان کی آمد ہی آج

جہنم کے دروازہ سے کیون ہون بند
کہ جنت کے اربان کی آمد ہی آج

بنے شامِ غم کیون نہ ماتم کدہ
کہ اک صبح خندان کی آمد ہی آج

نکیونکر ہون گلبانگ زن بلبلین
بہارِ گلستان کی آمد ہے آج

نکیون اہلِ ایمان پہرین شاد شاد
مہ برج ایمان کی آمد ہے آج

نہو گلشن دہر پُر نور کیون
کہ مہرِ درخشان کی آمد ہے آج

پہریرے اڑین اور بولین نقیب
دو عالم کے سلطان کی آمد ہی آج

نہ کیون وجد مین ہو دلِ عاشقان
کہ محبوب یزدان کی آمد ہے آج

نہ کیون آئے جان تن مین ناصر کے
کہ اُس جانِ جانان کی آمد ہی آج

الٰہی ہزارون درود و سلام
بروح نبی تا بروز قیام

سُنی خواب مین آمنہ نے یہ بات
کہ کہتا ہے اک شخص نیکو صفات

بشارت تجہے حاملہ تو ہوئی
حمل مین ہے تیرے خدا کا نبی

جو پیدا ہو رکہنا محمد تو نام
علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

حمل کے تہے گذرے ابہی وہی ماہ
کہ لی والدِ شہ نے عقبیٰ کی راہ

غرض بعد نہ ماہ اے مومنین
ربیع نخستین کی تہی بارہوین

دو شنبے کے دن اور وقتِ سحر
ہوئے پیدا سلطان ہین خیر البشر

کرو بہرِ تعظیم فورًا قیام
کہ تشریف لائے ہین خیر الانام

اشعار سلامیہ

تولد ہوئے شاہِ دُنیا و دین — تولد ہوئے سید المرسلین
زمین و زمان جن کے باعث بنے — وہ فخرِ دو عالم تولد ہوئے
تولد ہوئے وہ شفیع الامم — نبیّ البرایا ولیّ النعم
غریبوں کے غمخوار پیدا ہوئے — رسولوں کے سالار پیدا ہوئے
یہ آتی تھی ہر چار سو سے صدا — سلام آپ پر اے حبیبِ خدا
نبیّ مکرم سلامٌ علیک — رسولِ معظم سلامٌ علیک
شہِ مہر طلعت سلامٌ علیک — مہِ برجِ عظمت سلامٌ علیک
سلام آپ پر سرورِ مرسلان — سلام آپ پر زیبِ کون و مکان
سنو یہ غزل شاہِ دین بہرِ رب — کہ پڑھتا ہے ناصر بعجز و ادب

غزل

شہ دین و دُنیا کرم کی نظر — مہِ چرخِ اسریٰ کرم کی نظر
کرم کی تمہارے ہے عالم میں دھوم — ادھر کو بھی شاہا کرم کی نظر
سیہ بخت ہوں میں سیہ نامہ ہوں — خدارا خدارا کرم کی نظر
مرے حال پر بھی امام الورا — کرو جلوہ آرا کرم کی نظر
ہجومِ الم سے شہ دو جہان — قیامت ہے برپا کرم کی نظر
طفیلِ امام حسین و حسن — کرو میرے مولیٰ کرم کی نظر
پھنسا دامِ غم میں تمہارا غلام — مرے سچے آقا کرم کی نظر
نگاہِ کرم اے مدینہ کے چاند — شہِ مہر سیما کرم کی نظر
ہے دل تنگ ناصر تپِ ہجر سے — مسیحِ مسیحا کرم کی نظر
سلام آپ پر یا سراج الدجیٰ — سلام آپ پر یا امام الورا
سلام آپ پر حضرتِ مصطفیٰ — سلام آپ پر احمد مجتبیٰ
غزل پڑھ سلامیہ ای خستہ تن — کہ سنتے ہیں ناصر وہ شاہِ [illegible]

غزل

شہنشاہ کون ومکان السلام
سزاوار نعت گران السلام

خدا تجھپہ خود بھیجتا ہے درود
بہار زمین وزمان السلام

جو کج طبع تھے راستی پہ ہوئے
رہ راستی کے رازدان السلام

بہار ریاض حدوث وقدم
گل گلشن لامکان السلام

بنے میرا دل کعبۂ اہل دل
بہار دل عارفان السلام

کہو ہم زبان ہو کے ناصر کی سب
طبیب دل عاشقان السلام

الٰہی ہزارون درود وسلام
بروح نبی تا بروز قیام

یہ ناصر تمہارا ہے ادنیٰ غلام
شہنشاہ کونین خیر الانام

یہ بیکس ہے بیبس ہے رنجور ہے
مئے جام الفت سے مخمور ہے

یہی چاہتا ہے کہ خیر البشر
ہو الطاف کی ایک مجھپر نظر

بہت ہیچ ہون لبریز رنج والم
نگاہ کرم یا شفیع الامم

بنے میرا دل مخزن معرفت
قطر ہو مری معدن مکرمت

مرا فیض ہو فیض عرفانیان
زبان ہو مری تیغ ایمانیان

مجھے فیض کی میری وہ دہوم دہام
کہ قایل ہون ہندی ورومی تمام

مری دیکھکر عظمت وشان کو
بنے میرے حساد کی جان کو

برائی سے جو یاد مجھکو کرین
عداوت سے یا کوئی تہمت دہرین

الٰہی وہ ہون دین ودنیا مین خوار
مرین خوار ہوکر وہ سب نابکار

لگین انکے جسمون کو بیماریان
اٹھائین وہ افلاس کی خواریان

جو ہین دوست میرے وہ آباد ہون
مئے جام عرفان سے دل شاد ہون

مرے دشمنون پہ ہو نازل عذاب
ہون احباب ومخلص سدا کامیاب

خدایا تجھے کہتے ہین سب حکیم
تری ذات ہے دو جہان مین کریم

تو دے شمع کو لو تو لو کو ضیا
تو دے مہر کو ضو تو ضو کو صفت

شرر شعلہ کو دے شرر کو ادا
تڑپ برق کو دے تڑپ کو صدا

نظر مردمک کو نظر کو اثر
طفیلِ نبی دامن مدعا
مرا دل ہو یارب وہ درد آشنا
بنے میرا دل قبلۂ عارفان
مۓ جامِ الفت وہ دے بے دغل
زبان پر رہے میری جاری مدام
تری یاد ہو میرا کار ثواب
الٰہی ہزاروں درود و سلام
یہ کہتی ہیں اُمّ رسولِ خدا
تو اک نور پیدا ہوا اس قدر
وہ گھر کیوں نہو مطلع مہرِ نور
ہوئے جبکہ پیدا وہ ماہِ منیر
منور ہوا اُس سے فرش زمین
اور اُس نور سے تھیں نمایاں تمام
ہوا قصر کسریٰ پر ایسا اثر
حرم کی زمیں ساری روشن ہوئی
اُسی دن کی تاثیر سے رہ گئے
اسی دم ہوئی سرد سب یک بیک
جبھی خشک دریائے ساوہ ہوا
یہ کہتا تھا ابلیس رو رو کے بات
تولد ہوئے تھے جہانپر حضور
ہے مکہ میں مولد اُنھیکا تو نام
الٰہی ہزاروں درود و سلام
کیا جب نزول آپ نے خاک پر
پھر انگلی اُٹھا سوئے عرش برین

ضرر نفع کو اور ضرر کو ثمر
تمنا کے گوہر سے بھر دے مرا
کہ قبلہ کا بجائے قبلہ نما
زبان اہلِ دل سے ہو ہمداستان
کہنہ میرا بجائے حُسنِ عمل
ترا اور محبوب کا تیرے نام
پسِ مرگ تا ہو نہ مٹی خراب
بروح نبی تا بروزِ قیام
کہ پیدا ہوئے جب شہ دوسرا
کہ روشن ہوا اُس سے سب میرا گھر
کہ جس جا ہو نورِ خدا کا ظہور
تو افلاک سے نور برسا کثیر
ہوا بقعۂ نورِ رشکِ سپہر
عمارات روم و عمارات شام
کہ چودہ گرے کنگرے ٹوٹ کر
تحوست زمانے سے جاتی رہی
شیاطین جانے سے افلاک کے
جو رہتی تھی فارس میں آتش ہاک
سماوہ کے چشموں سے پانی بہا
لگی فرق عزّیٰ پہ ذلت کی لات
وہ مکہ میں مشہور ہے دور دور
ہے اب تک زیارتگہ خاص و عام
بروح نبی تا بروزِ قیام
رکھا سجدہ حق تعالیٰ میں سر
لگے کہنے اس طرح سلطانِ دین

نہین ہے کوئی غیر ذات خدا
رسول اُسکا بین ہون برب جلیل
یہ فرماتی ہین والدہ آپ کی
محمد کو وہ ابر او ٹھا نے گیا

ہے یہ جانِ خوبی دو عالم کی جان
پھراؤ ہر اک جا کہ سب جان لین
کہین شادمان ہو کے سب بالیقین
ملے تھے جو سب انبیا کو خصال
خلافت ہوئی مثلِ آدم عطا
کرم مثلِ عیسیٰ علیہ السلام
اور الیاس کی مثل عزت ملی
کیا علم خالق نے اپنا عطا
عنایت ہوئی دوستیِ خلیل
ملا حضرتِ نوح کا سا سپاس
کلام اُنکو مانند موسیٰ ملا
ملین ساری یعقوب کی خصلتین
تھے پہلے ہی مختون خیر الورا
سوا اِس کے ایسی شفاعت ملی
سوا اِسکے علمِ وسیع و جہاد
سوا اِسکے اور معجزے بے شمار
شہادت کا صرف ایک رتبہ بچا
غرض اُسکے کوئی نہ چھوٹا کمال
الٰہی ہزارون درود و سلام
پڑھون اک غزل شوق مین ہے ملا

وہی ہے خطا پوش اہلِ خطا
جو شک اسمین لائیگا ہوگا ذلیل
ہوا جلوہ گر ایک ابر اُس گھڑی
مرے کانمین پھر یہ آئی صدا
کراؤ اِسے تم طوافِ جہان
حبیبِ خدا ہین یہہ پہچان لین
یہہ بیشک ہین برحق رسول ہین
عنایت ہوئے آپ کو با کمال
جمالِ خدا مثلِ یوسف ملا
ملا زہد یحییٰ کا با احترام
سلیمان کی سی حکومت ملی
ملا صبر ایوب سا بر ملا
کہ تھے وہ خلیلِ خدائے جلیل
کہ سب سے زیادہ تھے وہ حق شناس
عبادت ہوئی مثلِ یونس عطا
ملا لحن داؤد کا سا وہین
کٹی ناف پیدا ہوئے مصطفیٰ
کہ ہرگز کسی کو نہ حاصل ہوئی
سوا اِسکے قربِ خدائے عباد
کمالاتِ دیگر ہزاران ہزار
جو حصہ تھا اولادِ امجاد کا
زبانین ہین توصیف مین اُنکے لال
بروحِ نبی تا بروزِ قیام
کہ تا صبر نہین دل پہ قابو مرا

غزل

ادہر کو بھی دیکھو خدا کے لئے　　رولاؤ نہ مجکو خدا کے لئے

مین ہون شیفتہ یا نبی آپ کا　　مجھے اپنا سمجھو خدا کے لئے

مرا دل چلا مجھکو ذکرِ نبی　　سناؤ مجھکو خدا کے لئے

نگاہِ کرم اے شہِ دوسرا　　مرے حال پہ ہو خدا کے لئے

بس اب ساقی حوضِ کوثر مجھے　　شراب لقا دو خدا کے لئے

ان آنکھوں سے جو عین عرفان ہین　　اشارہ ادہر کو خدا کے لئے

تڑپتا ہے ناصر پڑا ہند مین　　مدینہ بلالو خدا کے لئے

الہی ہزارون درود و سلام　　بروح نبی تا بروز قیام

صفیہ نے ایسا بیان ہے کیا　　کہ پیدا ہوئے جب رسول خدا

ہوا نور اسوقت ایسا عیان　　کہ ظاہر ہوئے پانچ اس سے نشان

ہے اک یہ کہ جب حضرت مصطفےٰ　　تولد ہوئے آپ سجدہ کیا

دویم مومنو یہہ عجب بات تھی　　کہ فرماتے تھے امتی امتی

سویم نور رخسار خیر البشر　　مہ و خور کے تہا نور سے خوب تر

چہارم جو چاہا کہ دون غسل اسے　　تو آئی صدا غیب سے یہ مجھے

نہ تو غسل کی اسکو تکلیف دے　　کہ آیا ہے پاکیزہ [illegible] سے

نظر پانچوین جب گئی پشت پر　　تو مہر نبوت ہوئی جلوہ گر

چمکتی تہی مانند برق اس قدر　　خجل اس سے ہوتے تھے شمس و قمر

خطِ خوش سے اسمین لکھا تہا یہی　　خدا ایک ہے اور محمد نبی

الہی ہزارون درود و سلام　　بروح نبی تا بروز قیام

تھے عثمان بیٹے ابی العاص کے　　کہا انکی مادر نے اسطور سے

ولادت کا ہنگام جب آگیا　　تو بیٹھی قریب آمنہ کے مین جا

مین اس رات کا کیا کہون ماجرا　　کہون اسکو والیل یا والضحی

یہ ہوتا تہا معلوم انداز سے　　کہ روئے زمین پہ ستارے گرے

اور آتے ہین نزدیک میرے تمام
الٰہی ہزارون درود و سلام
روایت ہے ارباب اخبار سے
ثوبیہ نے پھر دودہ اپنا دیا
ثوبیہ تھی اک بولہب کی کنیز
اُسی نے اُسے دی تھی جاکر خبر
وہ اس بات سے خوش نہایت ہوا
یہی ہے سبب آج تک اُس کی جو
الٰہی ہزارون درود و سلام
پلایا حلیمہ نے پھر اُن کو شیر
کرون معجزون کا کہا تک بیان
حلیمہ انہین لے گئی گھر مین جب
سب بھوکی ہوئی دور تکلیف سب
کہ اسکے سبب عیش و عشرت ملا
جو قوم حلیمہ سے ہوتا سقیم
شفا اسکو فی الفور ہوتی حصول
بہت احتیاط انکو کپڑون کی تھی
مقرر تھے کچھ وقت دن رات مین
برہنہ نہ ہوتا بدن آپ کا
ملایک جھولاتے تھے جھولا مدام
الٰہی ہزارون درود و سلام
روایت ہے بالیدگی مومنو
جناب پیمبر کو ہر روز تھی
غرض دو مہینے کے جس دم ہوئے
لیا تیسرے ماہ گھٹنون سے کام

مرے سر پہ ہین سب وہ گرم خرام
بروح نبی تا بروز قیام
پیا سات دن مان کا دودہ آپ نے
او سے اس سعادت سے حصہ ملا
بہت اُس کو رکھتا تھا مالک عزیز
ہوا آمنہ کے تولد پسر
کیا اُس کو آزاد پھر یہ ملا
عذابون مین تخفیف ہی پیر کو
بروح نبی تا بروز قیام
ہوئی گھر حلیمہ کے نعمت کثیر
بیان سے ہے باہر یہ راز عیان
ہوا خاندان اُسکا خوشنود سب
لگے کرنے حضرت کی تعریف سب
سبب ہے یہہ افزونی رزق کا
چھوا دیتی دست رسول کریم
بفضل خدا و بہ یمن رسول
کیا بول و غائط نہ اُن مین کبھی
رہا بول و غایط اُن اوقات مین
جو ہوتا تو دیتے فرشتے چھپا
سدا مہر و مہ اُن سے کرتے کلام
بروح نبی تا بروز قیام
مہینے مین ہوتی ہی جو طفل کو
کہ تھے وہ حبیب اور خدا کے نبی
تو ہاتو لٹے اپنے زمین پہ چلے
کھڑے پھر ہوئے آپ دیوار تھام

پہنچین مین وہ عالی مقام — چلے بے تکلف بزور تمام
سخن منہ سے پہلے پہل جو کہا — وہ تکبیر تھی اور حمد خدا
گئے تو مہینے گذر جب تمام — فصاحت سے کرنے لگے تب کلام
الٰہی ہزارون درود و سلام — بروح نبی تا بروز قیام
ہے شوق لقا دل مین ناصر فزون — غزل شوق مین پھر نہ کیونکر پڑھون

غزل

تو چہرہ دکھاؤ برائے خدا — ادھر کو بھی آؤ برائے خدا
غم ہجر سے زار ہون یا نبی — ہنساؤ ہنساؤ برائے خدا
مجھے اپنے روضہ پہ پاشاہ دین — بلاؤ بلاؤ برائے خدا
زبان مبارک سے کچھ آج تو — سناؤ سناؤ برائے خدا
دکھا کر جمال اپنا بیخود مجھے — بناؤ بناؤ برائے خدا
مجھے اپنی شان حقیقت ذرا — دکھاؤ دکھاؤ برائے خدا
ہے فرقت مین ناصر کی مٹی خراب — تو تشریف لاؤ برائے خدا
الٰہی ہزارون درود و سلام — بروح نبی تا بروز قیام
روایت ہے سن گوش دل سے ذرا — جو چوتھے برس مین ہوئے مصطفٰے
مقرر یہ کی ام ایمن نے بات — ہوئی جس گھڑی آمنہ کی وفات
دیا سونپ پھر مطلب کو انہین — کہ تا پرورش انکی اچھی کرین
نگہبانی عالم غیب سے — رہے پاک و پاکیزہ ہر عیب سے
اگر مجلس کفر مین کافرین — بلاتے انہین وہ نجاتے کہین
کبھی بھوک کا شکوہ یا پیاس کا — کسی نے نہ انکی زبان سے سنا
سر چاہ زمزم بشام و سحر — چلے جاتے تھے سید نامور
جو پانی کچھ اسکا پیا کرتے تھے — اسی پر فقط اکتفا کرتے تھے
مرے مطلب جبکہ انکے شفیق — ابو طالب انکے ہوئے تب رفیق
اگرچہ وہ تہا قحط سالی کا سال — نبی کے سبب ابر برسا کمال

گرانی و تنگی و قحط عظیم
الٰہی ہزاروں درود و سلام
روایت سنو اور راحت فزا
ابو طالب اک روز ہمراہ تھے
کوئی معبد اُس راہ میں آگیا
وہ زہد و عبادت میں مشہور تھا
کتابوں میں دیکھا تھا وصفِ نبی
کھڑے تھے ابو طالب اُسکے قرین
کہ بیشک اولاد آدم کا ہے
یہ ہے خاص محبوب پروردگار
یہ ہے سرور زمرۂ انبیا
اپنے ملک دشمن میں یوں مت پھرا
یہود و نصاریٰ ہیں جتنے یہاں
حقیقت جو ہی کہہ سنائی انھیں
انھوں نے بحیرا سے سنکر یہ حال
روانہ وہاں سے ہوئے جلد تر
الٰہی ہزاروں درود و سلام
طرف شام کی پھر سفر دوسرا
روایت ہے جسوقت پچیس سال
پڑا قحط مکہ میں بے انتہا
ابو طالب اس طرح کہنے لگے
گذرتی ہے سختی جو مکہ میں اب
خدیجہ جو اہل تجارت ہے یہاں
اگر کوئی آدمی ہو مگر ہو امین
اگر تم کہو اُس سے اسے نیک پے
مناسب طفیل رسول کریم
بر روح نبی تا بروز قیام
جو بارہ برس کے ہوئے مصطفیٰ
سوئے شام بہر تجارت چلے
مقر جو کہ راہب بحیرا کا تھا
وہ معروف نزدیک اور دور تھا
تو جانا کہ ختم الرسل ہے یہی
یہ باتیں بحیرا نے اُن سے کہیں
یہ بے شبہ سردار عالم کا ہے
یہ ہے باعث خلق ہژدہ ہزار
اسی کے سبب سے ہے ارض و سما
عداوت سے اعدا کے اس کو بچا
وہ ہیں اسکے سب دشمن جانستان
بُرائی بھلائی سمجھائی تمھیں
وہیں اپنا اسباب بیچا تمام
سوئے مکہ ہمراہ خیر البشر
بر روح نبی تا بروز قیام
غلام خدیجہ کی ہمرہ کیا
ہوئی عمر حضرت کی اک خوشخصال
ہوئے قحط سالی میں سب مبتلا
کہ سن بات میری بھتیجے مرے
نظر آیکو بھی وہ آتی ہے سب
سوئے شام قطعاً کریگی رواں
سو تمسے امین کوئی بہتر نہیں
مقرر کرے تم کو امید ہے

امانت تمہاری ہے مشہور تر
سُنا جب یہ حضرت نے اُنسے کلام
خدیجہ نے یہ بات جس دم سُنی
بلانے سے آئے خدیجہ کے پاس
تمہاری امانت دیانت کا حال
روانہ ہو میری طرف سے ابھی
اجورہ میں دیتی ہوں اوروں کو جو
تو کہنے لگے اِس طرح سے رسول
خدیجہ کا تھا میسرہ اک غلام
اور اِس بات کی اُس کو تاکید کی
خدیجہ بھی اگلی کتابیں پڑھی
ہوئی دیکھ کر عاشق اُنکا جمال
پر ایسا ہو کوئی پہچان لے
خدیجہ نے فی الفور اِسی واسطے
جو حضرت وہاں سے روانہ ہوئے
کہ اِس قحط نے ہم کو واحسرتا
کہ جس کا حسب اور نسب ہے بڑا
جو بہتر یہاں سب سے عزت میں ہو
سمجھتے ہوتے کون وہ مرد و زن
زمین و فلک کے فرشتے جو تھے
کہ اللہ اب اِسمین حکمت ہے کیا
جناب خدا سے ہوا حکم یوں
جو مکہ سے تشریف وہ لے چلے
سوارِ شتر تھا جو وہ میسرا
اور اشتر پر سوار آپ کو کر دیا

عرب جانتے ہیں امین سر بسر
تو بولے وہی بھیجے شاید پیام
روانہ کیا اُنکے پاس آدمی
کیا تب خدیجہ نے یوں التماس
سنا ہو زبانیے اے خوش خصال
طرف شام کی بہر سوداگری
ہر اک سے میں دونگی دو چند آپ کو
مجھے تیرا کہنا ہوا سب قبول
کیا اُس کو ہمراہِ خیر الانام
کہ کرنا تو حضرت کی خدمت سبھی
علامت نبوت کی پہچان لی
کہ بے شک ہے یہ سرورِ با جلال
جو رغبت خدیجہ کی ہے جان لے
مہارِ شتر ہاتھ دی آپ کے
تو سارے زن و مرد رونے لگے
بلا میں گرفتار اب کیا
مہارِ شتر وہ پکڑ کر چلا
مسافر وہی ایسی صورت میں ہو
سب اولادِ ہاشم تھے اِکجا ہمیں
وہ سب ہوکے مغموم رونے لگے
کیا سب کو اِس قحط میں مبتلا
کہ حکمت سے کرتا ہیں ہر کام ہوں
تو سایہ کیا اُنکے سر پر اک ابر نے
ادب سے نبی کے پیادہ ہوا
مہارِ شتر تھام چلنے لگا

کہی میسرہ نے نبی سے یہہ بات
یہی میرے مالک کا فرمان تہا
پراب مین فدا ہون دل وجان سے
جو بصرہ کے بازار مین آگیے
قریب اسکے تہا اک مُصفّا مکان
کہا آکے راہب نے اے میسرا
تو یون میسرہ نے کہا بے گمان
کہا میسرہ پھر اِس پیڑ کی
تلے اِس کے کوئی مسافر کبہی
کلیسا سے نیچے وہ آیا اوتر
گواہی مین دیتا ہون اے میسرا
صفت اسکی توریت مین ہی لکہی
الٰہی ہزارون درود و سلام
لکہا اسطرح بہی ہے بعضون نے حال
ہوا سبز اتنے مین پھر آپ کے
تجارت کا اسباب جو ساتھہ تہا
جو فارغ تجارت سے وہ ہو چکے
شتر دو خدیجہ کے اسے باادب
برائے حفاظت وہان میسرا
جو دیکہا کہ وہ اونٹ چلتے نہین
ملا ہاتھہ حضرت نے جب دوش پر
جو تجار مکے کے پہنچے قریب
تم آنے کی اِس قافلے کی خبر
لگا اِس طرح کہنے جب وہ غلام
خدیجہ نے کہڑکی سے جب کی نظر

مین یہانتک سوار آیا ہے نیکذات
کہ تہا مصلحت کا یہی مقتضا
مطیع آپکا ہون مین ایمان سے
کھڑے ہو گئے اک شجر کے تلے
کہ رہتا تہا نسطور راہب وہان
یہ کون اِس شجر کے تلے ہے کھڑا
قریشی نسب ہے یہہ کی جوان
برس تیس سو کی ہے پوری ہوئی
نہین آکے بیٹھا سوائے نبی
کہا آپ کے پاؤن کو چوم کر
کہ برحق ہے یہ خاتم الانبیا
بہت مرتبہ مین نے دیکہی پڑہی
بروح نبی تا بروزِ قیام
کہ سب خشک وہ ہو گیا تہا نہال
اُسی وقت اُس پیڑ مین پہل لگے
وہ سارا بہ نفع دو چندان بکا
طرف مکہ کی پھر روانہ ہوئے
ہوئے اتنکر لنگ رستے مین تب
بہت آپسے پیچھے رہنے لگا
کیا عرض حضرت سے کر وہان
بھلے چنگے چلنے لگے سربسر
کہا میسرہ نے کہ حق کے حبیب
خدیجہ سے جاکر کرو پیشتر
چلے تب محمد علیہ السلام
کہ آتا ہے محبوب رشک قمر

اور اُسکے تن پاک و پُر نور پر
فرشتون نے کھولے ہین سایہ کو پر

خدیجہ تھی مشتاق روے نبی
تجاہل سے اس طرح کہنے لگی

کہ اس اشتر اسوار پر ہیگمان
ہے فضلِ الٰہی کا سایہ عیان

جو تشریف لائے خدا کے نبی
خبر قافلے کی خدیجہ کو دی

پھر اتنے مین وہ آن پہنچا غلام
گیا تھا جو ہمراہ خیر الانام

جو دیکھے تھے سب معجزے اور سُنے
خدیجہ سے وہ میسرہ نے کہے

خدیجہ نے جو کچھ کہ اقرار تھا
شہنشاہِ عالم کو دونا دیا

نشان جب نبوت کے آئے نظر
تو حضرت سے کی عرض اس طور پر

کہ کیجے سزاوار خدمت مجھے
ملے اس سعادت سے عزت مجھے

زبانِ مبارک سے فرمان ہوا
پذیرا ترا ہمنے کہنا کیا

چچا اُنکے مصروف شادی ہوئے
ہوئے بیس اشتر جوان مہر کے

تھی عمرِ خدیجہ چہل سال کی
ہوا جب کہ اُنسے نکاحِ نبی

الٰہی ہزارون درود و سلام
بروحِ نبی تا بروزِ قیام

نبوت کی جب صبح روشن ہوئی
صحیح اُنکی خواب ہونے لگی

وہ خلوت مین اکثر رہا کرتے تھے
عبادت بغارِ حرا کرتے تھے

جو کچھ خواب مین دیکھتے وقتِ شب
عیان دن مین ہوتا وہی حال سب

ہر اک وقت شام و سحر رات دن
نرہتے تھے اللہ کی یاد بن

چہل سال کے سِن مین جو داخل ہوئے
تو جبریل خدمت مین نازل ہوئے

جو تعلیم ناموس اکبر نے کی
محمدؐ نے اقرا کی سورت پڑھی

خدا کی عنایت جو شامل ہوئی
رسالت پیمبر کی کامل ہوئی

زنون مین سے پہلے خدیجہ ہوئی
مشرف باسلام اے متقی

پھر ایمان لائے وہ دس آدمی
ہے جنت کی جنکو بشارت ہوئی

پئے مصلحت دعوت اسلام کی
کیا کرتے تھے کافرون سے خفی

ہوئے دعوتِ حق پہ جب دم رجوع
تو کی کافرون نے تعدی شروع

جسے کافرون نے سنا دیندار
تو کی اُسپہ جور و جفا بے شمار

اٹھائے ستم اور تعدی سبھی ۔ پر اسلام سے منہ نہ موڑا کبھی

برس پانچ گذرے جب اس کام کو ۔ لیا ہان حمزہ نے اسلام کو

ہوا جب کہ دسوان نبوت کا سال ۔ علی کے پدر کا ہوا انتقال

اسی سال غم ہین خدیجہ مرین ۔ نہایت ہوئے آپ اندوہگین

قریشی لگے دینے تکلیف جب ۔ روانہ ہوئے سوئے طائف وہ تب

بہت وان بھی کی دعوت اسلام کی ۔ نہ مانا انھون نے کلام نبی

رکھین جب کہ ایذائین بد نظر ۔ پھرے جانب مکہ خیر البشر

جو صحرائے نخلہ مین جنات تھے ۔ مشرف باسلام وہ سب ہوئے

الہی ہزارون درود و سلام ۔ بروح نبی تا بروز قیام

لو کہتا ہے یون راوی باخبر ۔ سنو صدق دل سے یہان جھکر

صحابہ نے حضرت سے اکدن کہا ۔ اجازت ہو ہم کو رسول خدا

گھرون سے نکل کر باثنائے راہ ۔ کہین برملا کلمۂ لا الہ

اگر دست کفار سے ہون شہید ۔ تو حاصل خوشی ہم کو ہو مثل عید

جو مغموم دیکھا انھین آپ نے ۔ خدا سے مناجات کرنے لگے

الہی سی وہ نہ پاین بندی ترے ۔ بچا انکو تو شر کفار سے

یہی لوگ مشرق سے مغرب تلک ۔ عبادات کرتے ہین زیر فلک

قریشی جو ہین سب رفیع المکان ۔ انھین مین سے یان بھیجدو اک جوان

مدد ان ضعیفون کی آکر کرے ۔ حمایت ضعیفون کی آکر کرے

یہ کی عرض جبریل نے آن کے ۔ صحابہ کو مغموم پہچان کے

ہوا پھر تو اس طرح حکم خدا ۔ عمر کو ہے ہم نے روانہ کیا

سنا جبکہ جبریل سے یون پیام ۔ حبیب خدا نے کیا یہہ کلام

عمر کا ارادہ ہے اب صلح کا ۔ کہ جنگ و جدل کا ارادہ کیا

لگے کہنے جبریل اے شاہ دین ۔ گمان جنگ کا اس جگہ کچھ نہین

خدا کے مقرب فرشتے ہزار ۔ دعا مین ہین مشغول باچشم زار

سبب ہے اسی کا کہ نام عمر ۔ لکھا صالحون مین شہ بحر و بر

یہہ سنکر محمدؐ علیہ السلام
ہوئے گھر سے یک لخت گرم خرام

ملے راستہ مین جناب عمر
جو دیکھا تو ڈالا خجالت سے سر

اور اس طرح حضرت سے کہنے لگے
کہ سن عرض محبوب اللہ کے

کیے اور کئے سے خجل ہون بہت
مبلغ آپ کا اب بدل ہون بہت

پھر آداب و تعظیم سے بر ملا
عمر نے شہادت کا کلمہ پڑھا

پھر آغوش مین آپ نے لے لیا
سر و چشم پر اُنکے بوسہ دیا

عمر نے یہ کی عرض پھر آپ سے
کہ اب تک مسلمان کتنے ہوئے

یہ فرمایا حضرت نے با ابتہاج
کہ چالیسوین تم مسلمان ہو آج

تو مردانہ وش یون عمر نے کہا
تعجب بڑا ہے رسول خدا

پرستش کھلی لات و عزّا کی ہو
چھپے پوجین ہم خالق الخلق کو

یہہ نزدیک ذی عقل کے دور ہے
کرین ہم جواب ہم کو منظور ہے

خدا کی عبادت خدا کی قسم
کرینگے بس اب برملا ملکے ہم

عمر سے ہوئی قوت اسلام کو
عمر سے ملی عزت اسلام کو

اُسی روز حجرے سے نکلے سبھی
صحابہ جو حاضر تھے وہان اُس گھڑی

چپ و راست اور پیش و پس ساتھ تھے
قریشی دلون مین یہہ کہنے لگے

محمدؐ کی ہمراہ ہے جو عمر
یہہ لاتا ہے سب کو بطور دگر

لگے کہنے للکار کر وہان عمر
مجھے جانتے بھی ہو اے اہل شر

جو جانے سو جانے وگرنہ کہون
عمر ہون مین اور ابن خطاب ہون

کرو دین و اسلام کو تم قبول
کرو اقتدار جناب رسول

وگرنہ کسی کو بھی اے کافرو
نہ چھوڑونگا جیتا یقین جان لو

جو یہ حال تو اُن کو آیا نظر
ہوئے سب سراسیمہ بایک دگر

یہ نوبت جو پہنچی تو پھر جا بجا
دیا دین احمد کا ڈنکا بجا

الٰہی ہزارون درود و سلام
بروح نبی تا بروز قیام

بیان معراج شریف

نبوت کا تھا بارہواں سال جب ۔ عنایت ہوا تاج معراج تب
وہ جنت سے جبریل لائے براق ۔ جو قطع منازل میں تھا خوب طاق
سوار اسپہ ہو کر جو حضرت چلے ۔ تو جبریل بھی آپ کے ساتھ تھے
جو بیت المقدس کے اندر گئے ۔ امام انبیاء سلف کے ہوئے
وہاں سے طرف آسمان کی چلے ۔ عجائب غرائب بہت دیکھتے
جو مارا قدم چرخ اول پہ جا ۔ خوش ارواح پیغمبران کو کیا
گروہ ایک حضرت کو آیا نظر ۔ فرشتوں کا پتھر ہے اور انکا سر
لگے پوچھنے آپ جبریل سے ۔ بیان کر کہ انسے کیا کیا ہوئے
لگے کہنے اس طرح سے جبرئیل ۔ نمازوں کے پڑھنے میں کرتے تھے ڈھیل
نہ پڑھتے تھے یہہ وقت پر جو نماز ۔ عذاب ان پہ کرتا ہے یوں بے نیاز
گروہ اور اک پھر نظر آگیا ۔ کہ بھوکا تھا پیاسا تھا ننگا بھی تھا
بشکل بہائم برے حال سے ۔ سقر کو لئے جاتے تھے ہانکتے
یہہ وہ لوگ تھے جو نہ دیتے زکوٰۃ ۔ غریبوں سے کرتے تکبر سے بات
نظر آئے مرد اور کچھہ عورتیں ۔ دھری اُنکے آگے بہت نعمتیں
طرف دوسری گوشت مردار ہے ۔ زن و مرد اُسی کا طلبگار ہے
جو پاکیزہ نعمت ہے پیش نظر ۔ نہیں دیکھتے آنکھ اوٹھا کر اودھر
لگے کہنے اس طرح روح الامین ۔ یہہ وہ مرد و عورت ہیں اے شاہ دین
انھوں نے زنوں کو دیا اپنی چھوڑ ۔ زنوں نے بھی مُنہ کو لیا اپنے موڑ
یہہ ہیں مرد اور عورتیں جو تمام ۔ کیا کرتے تھے بے تکلف حرام
قریب انکے ہے مال طیب دھرا ۔ یہہ چوری کیا کرتے تھے اور دغا
پڑا اور شخص ایک ایسا نظر ۔ کہ گردن پہ اُسکی ہے بوجھہ اس قدر
کہ ہلنے کی طاقت نہیں ہے ذرا ۔ مگر رکھتے ہیں بوجھہ پھر سوا
بتایا اودہ اس طور سے عرض کی ۔ امانت میں اس سے خیانت ہوئی

کچھہ اشخاص ایسے نظر آ گئے
انھین کو کہلاتے ہین تب جبرئیل
نظر اور آیا گروہِ کثیر
جلاتی ہے آگ اُنکو سر تا بپا
جو کچھہ حکم تھا اِنکے مان باپ کا
غرض اور ایسے ہی قصّے بہت
وہان سے گئے دوسرے چرخ پر
ہوئے تیسرے چرخ پر پھر روان
چلے آسمانِ چہارم پہ جب
چلے پانچوین آسمان پر رسول
وہان لوط و اسحاق و یعقوب کی
چھٹے چرخ کی سیر جسدم ہوئی
گروہ ایک گرد اُنکے آیا نظر
تو یون حامِلِ وحی کہنے لگا
جو دیکھے بہت آدمی جلوہ گر
جب آگے بڑھے شاہِ خیر العباد
پھر اُس کی حقیقت بھی ظاہر ہوئی
سوا اُسکے اشخاص ستّر ہزار
تو بولے وہ مقبول ربّ جلیل
بناوینگے فردوس مین بعضے گھر
اور اُمت ہماری تمام و کمال
روایت لکھی ہے بقول نبی
صفین ایکسو بیس ہون اُنکی سب
فلک ساتوین پر کیا جب خرام
جو پہنچے وہ تا سدرۃ المنتہی

کہ کچھہ اُنکے اجسام کا کاٹ کے
لگے کہنے یہ غیبتی ہین ذلیل
کہ جنگل مین ہین آگ کے وہ اسیر
یہہ جبریل نے شاہِ دین سے کہا
خلاف اُسکے بالکل انھون نے کیا
پیمبر نے اُس راہ دیکھے بہت
جو تھی واردات اُس جگہ دیکھکر
وہان بھی بہت دیکھے رازِ نہان
تو ادریس سے کی ملاقات تب
ہوئی خورمی ہر طرح کی حصول
زیارت بھی کی اور ملاقات بھی
ملاقات موسیٰ پیمبر سے کی
ہوا حکم جبریل کو شرح کر
یہہ موسیٰ کی اُمت ہے یا مصطفےٰ
نبی کو تعجب ہوا سر بسر
تو دیکھا گروہ ایک اُس سے زیاد
کہ اُمت ہے وہ سب کی سب آپکی
بہشتی بغیر از حساب و شمار
کہ ہر اک کی اُمت سے ای جبرئیل
کچھہ انسان رہین گے میانِ سقر
ہے مغفورۂ رحمتِ ذوالجلال
کہ جو لوگ ہونگے وہان جنّتی
ہون اسّی صفین میری اُمت سے جب
عجائب غرائب بھی دیکھے تمام
پیمبر سے جبریل نے یون کہا

بس آگے نہین اِس سے میرا مقام
اگر یکسر ہوئے برتر پرِ ہم
پیمبر نے اِس طرح اُنسے کہا
تو کہہ عرض تیری طرف سے کرون
مجھے ہے تمنّا کہ روزِ قیام
تمہاری جو ہے اُمت عام و خاص
اِس اثنا مین اک ابرِ نو نور کا
چھپایا اُنھین اپنی آغوش مین
ملک بھی وا امر اُس جگہ لکھتے تھے
وہان قدرتِ ایزدی دیکھ کے
گئے پردۂ نور مین جس گھڑی
اور آواز آئی تھی یہہ غیب کی
وہان پردے نوری تھے ستّر ہزار
کیا حق نے حضرت سے اسدم کلام
بدن پر پھر اُس شاہِ لولاک کے
اُسی آن پھر جسقدر تھے علوم
سُنی پھر جب آواز بوبکر کی
تو فرمایا اللہ نے اے رسول
کیا ہینے پیدا جبھی اک ملک
ندا اُس نے کی ایسے انداز سے
ہوا حکم اِس طرح پھر اے نبی
لگے عرض کرنے حبیبِ خدا
ہوا حکم جبریل نے جو کہا
کہا پھر کہ اُمت کو بخشش اے خدا
ہوا حکم ربّ قریباً مجیب

ہے برتر بہت یان سے تیرا مقام
فروغِ تجلی بسوزد پرم
تجھے ہو کسی شیے کی گر التجا
لگے کہنے جبریل اُس وقت یون
بچھاؤن مین پر اپنے پل پر تمام
اوتارون سلامت بصد اختصاص
ہو وہ آپکو یاب بیاب وان ہوا
گیا مستوی تک لے آغوش مین
بصد شوق صلّ علی کہتے تھے
طرف قاب قوسین کی پھر چلے
سُنی وہان پہ آواز بوبکر کی
قرین ہو ہمارے محمدؐ نبی
کئے طے گئے پیش پروردگار
محمدؐ بھی حق سے ہوئے ہم کلام
رکھا دست قدرت کا اللہ نے
ہوئے منکشف یا عقول و فہوم
تعجب ہوا آپ کو اُس گھڑی
ہوئی تجھکو دہشت ہوا تو ملول
ہم آواز بوبکر کی یاب بیاب
کہ ہو اُنس تجکو اُس آواز سے
تو حاجت گیا بھول جبریل کی
کہ یا رب تو دانا ہے ہر راز کا
قبول اُس کو ہمنے کرم سے کیا
کیا حق نے منظور اُن سب کا کہا
کہ اب سیر فردوس کی پھر حبیب

تمام و کمال آپ نے نعمتین
مکانات جتنے تھے اصحاب کے
ثناؤ صفت پھر خدا کی تمام
اگر بحر بحر وصف اک چیز کا
کرین حور و غلمان وہان وصف بصفت
لباس اور میوے وہان بے شمار
اسی وقت اس شخص کے روبرو
سنو اور مجھسے یہہ تھوڑا کلام
کہ خدام غلمان و حور جنان
کہ میدان بڑا سیکڑون کوس کا
محل سات وہان اور آئے نظر
عیان ہر محل مین ہوا ایک ایک
تو جبریل سے بولے شاہ جہان
لگے کہنے وہ اے رسول اِلٰہ
لیا ہاتھ مین ہاتھ اور لے گئے
پیمبر نے فرمایا اس وقت یون
لگے کہنے جبریل قدسی نہاد
جو بندہ اُٹھے بسترِ خواب سے
وضو کر کے دل سے پڑھے پھر نماز
عنایت کرے اک بہشت برین
تماشا کیا ساری فردوس کا
کہ یہہ نعمتین سب کی سب لا کلام
یہان سے فرا جا کے اے نیک خو
ہوا حکم یون پھر سرافیل کو
سرافیل فرمان سے اللہ کے

وہ دیکھین مہیا تھی جو خلد مین
وہ دیکھے سبھی آپ نے غور سے
بجا لائے حضرت علیہ السلام
کرین سو زبان سے نہ ہوگا ادا
ہین نہرین مئے شہد کی ہر طرف
کرے دھیان جسکا کوئی دیندار
بلا رنج و محنت وہ موجود ہو
بقول محمد علیہ السلام
کچھہ ایسی ہی کثرت سے ہونگی وہان
بہت تنگ کثرت سے ہو جائیگا
تھے یاقوت و دُر سے بنے سر بسر
بیابان لے شرق سے غرب تک
بنے واسطے کس کے ہین یہہ مکان
جنھون نے بتائی ہے اندھونکو راہ
قدم سات جب ساتھ اُنکے گئے
کہ فرزدہ ہین اب اپنی اُمت کو دون
خبر اور دون تم کو اے پاک زاد
وہین صادق دل سے وہ کلمہ پڑھے
تو اُس شخص کو خالق بے نیاز
کہ دنیا سے ہو وہ بری بالیقین
ہوا بعد اُس کے یہہ حکم خدا
عدو پر تیرے کی ہین جن سے حرام
مکان دشمنون کا بھی اب دیکھہ تو
دکھاؤ سقر اور حقیقت کچھہ
دیر دوزخ گرم پر لے گئے

کئی طبقے دوزخ کے آئے نظر
مگر پہلے طبقے مین کم تھا عذاب
مگر اُس کے اندر خروشان روان
اگر کچھ بھی پہنچے زمین پر خروش
فرشتہ موکل تھا مالک وہان
یہہ طبقہ ہے کس خلق کے واسطے
سنا جب کہ مالک نے اس طور پر
لگے کہنے پھر آپ مالک سے یون
سنایا جواب اُس نے حضرت کو یہہ
نصیحت کرو اپنی اُمت کو اب
بروزِ قیامت جو ہوگا عذاب
نبی یون مناجات کرنے لگے
نہ طاقت رہی دیکھ کر اور نہ تاب
ضعیفان اُمت ہین سب نیم جان
کیا تو نے اُنکا مجھے پیشوا
مری شرم و عزت ترے ہاتھ ہے
کہا حق نے یون اسے شفیع الامم
وہ سامان بخشش کا موجود ہو
وہ بولے کہ راضی نہون گا کبھی
نہ فردوس مین جاؤن گا جب تلک
ہوا حکم اب فارغ البال جب
پہنچ کر وہان اپنی سب قوم کو
کہا پھر کہ اے پاک پروردگار
مری بات کو کون جانیگا سچ
کہا یون ابو بکر صدیق سا

کہ تھی شعلہ زن آگ وہان سربسر
تھا اورون مین اُس سے زیادہ عذاب
تھین ستر ہزار آتشین ندیان
نہ جیتا بچے کوئی سنکر خروش
کہا آپ نے اُس سے کر تو بیان
عذاب اس طرح کے ہین جس مین بھری
جھکایا بہت شرم سے اپنا سر
کچھہ اسکا بیان کر کہ مین بھی سنون
ملیگا گنہگار اُمت کو یہہ
کہ مشغول طاعت رہین روز و شب
تو تخفیف کی مجکو ہوگی نہ تاب
کہ یا رب جو دیکھا ہے مین نے اسے
کہ آنکھون سے دیکھون مین ایسا عذاب
اُٹھائین گے کیونکر یہہ بارِ گران
ہے مغموم اسواسطے دل مرا
مری آج حرمت ترے ہاتھ ہے
نہ کر دل مین اپنے ذرا فکر و غم
کہ تو مجسے راضی ہو خوشنود ہو
رہا اس مین اُمت کا گر ایک بھی
نہ اُمت کو لیجاؤن گا جب تلک
کسی طرح کا غم نہ خاطر مین لا
نماز اور روزون پہ قایم کرو
جو دیکھا سنا مین نے یان آشکار
کہے کو مرے کون مانیگا سچ
مصدق ملیگا ترے قول کا

وہان سے عرض حضرت مصطفےٰ
ہوئے رہ سپر سوئے دولت سرا
اسی طرح زنجیر در ہلتی تھی
نہ گرمی بھی بستر کی زائل ہوئی
کہا صبح کو حال سب قوم سے
کہا سن کے صَدَّقتَ صدیق نے
ابوجہل نے حال یہہ جب سنا
وہ بیدین کذّبتَ کہنے لگا
جو جانیگا سچ حال معراج کو
وہ ہے مثل صدیق اکبر نکو
جو یہ راست احوال سمجھے دروغ
وہ ہے چون ابوجہل بس بیفروغ
الہی ہزارون درود و سلام
بروح نبی تا بروز قیام

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الہی بحق رسولِ انام
جنابِ محمد علیہ السلام
بحقِ بتولِ شہ دوسرا
بحقِ ہمہ انبیا اولیا
بحقِ امامِ حسین وحسن
بحقِ دلِ عابدِ پُر محن
بحقِ خلوصِ دلِ چار یار
بحقِ امامانِ اہلِ وقار
مجھے اپنا تو عاشقِ زار کر
مے جامِ وحدت سے سرشار کر
لب گور تک مجھ حُبّ نبی
مجھے رکھ مری آرزو ہے یہی
دکھا دے مجھے ای مری ذوالجلال
وہ مکہ مدینہ مقامِ جمال
اگرچہ مین عاصی ہون ناپاک ہون
گنہگار ہون بدتر از خاک ہون
گنہ ایسے مین نے کئے لاکلام
کہ گویا سراپا گنہ ہون تمام
مگر تیرے الطاف پر ہے نظر
کرم پر بھروسا ہے شام و سحر
توقع کا میری سبب ہے یہی
کہ خیر اور شر لینے دیکھے سبھی
لطافت کثافت پہ ڈالی نظر
ہر اک پاک و ناپاک کی لی خبر
یہہ دیکھا کہ خورشید عالی مقام
ہر اک شے پہ پرتو فگن ہے مدام
شعاع اسکی پڑتی ہے جب خاک پہ
تو پڑتی ہے ہر پاک و ناپاک پر
اسی طرح اے میرے مولیٰ ذرا
مجھے بھی تو کچھ اپنا جلوہ دکھا
شریعت طریقت حقیقت کا نور
مرے دل مین بھر میرے ربِّ غفور

منور ہو دل نور عرفان سے
معطر ہو جان عطر ایمان سے

مرا خاتمہ ہو الٰہی بخیر
بجز تیرے دل مین نہو یاد غیر

نہو جان کنی کی اذیت مجھے
نہو موت کی کرب و شدّت مجھے

نہ سختی سے نکلے مری روح پاک
رہون چین و آرام سے زیر خاک

نہو قبر مین بھی الٰہی عذاب
ترا فضل مجھپر ہو وان بےحساب

قیامت کے دن بھی کرم کیجیو
بہشت بریں مین جگہ دیجیو

گنہگار و عاصی ہون مین روسیاہ
گناہون کے اندر خراب و تباہ

مین بندہ ہون تیرا تو میرا خدا
مین بردہ ہون تیرا تو آقا مرا

تو صاحب ہے میرا مین تیرا غلام
مجھے تو نے پیدا کیا لا کلام

تجھے چھوڑ کر اب کہان جاؤن مین
بھلا تجھسا آقا کہان پاؤن مین

خدائی کا صدقہ خدائے کریم
مجھے مت دکھانا عذاب جحیم

مری عیب پوشی ہی کیجیو سدا
یہان اور وہان میرے ربّ العلا

مرے دوست اور آشنا یار و غمار
عزیز و اقارب مرے غمگسار

ہوا خواہ اور سب مرے منتسب
نہون تیرے مغضوب ای میرے رب

رہین دین و دُنیا مین با آبرو
نہو واسطہ انکو غم سے کبھو

مجھے قرب اپنا عطا کر خدا
مین بندہ ہون ناصر ترا پرخطا

الٰہی بحق بنی فاطمہ
کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ

اگر دعوتم رد کنی ور قبول
من و دست و دامانِ آلِ رسول

غزل در تعریف محفل میلاد

مقام اہل شریعت ہے محفل میلاد
طراز اہل طریقت ہے محفل میلاد

جلال جلوۂ وحدت ہے محفل میلاد
جمال عشوۂ کثرت ہے محفل میلاد

ظہور شان کرامت ہے محفل میلاد
شکوہ مذہب ملّت ہے محفل میلاد

ہی سب کا قول کہ سنّت ہے محفل میلاد
ہی سب کا دین کہ الفت ہے محفل میلاد

ہماری آنکھ سے دیکھین تو کہدین وہابی
کہ دین حق کی جماعت ہی محفل میلاد

جو وصفِ احمدِ مرسل کے ہین تمنائی — اونہین تو عین عبادت ہی محفل میلاد
بڑہا ہی اہل عرب سے بھی کیا تر اتقوی — جو کہتا ہی کہ کراہت ہی محفل میلاد
کیا رسول نے ذکر اپنی جب ولادت کا — اسی سی جان کہ سنت ہی محفل میلاد
یہ فعل آپکے اصحاب و تابعین کا ہے — اور اہل کعبہ کی عادت ہی محفل میلاد
محدثین سب اس فعل کو بجا لائے — عجیب نیب روایت ہی محفل میلاد
رسولِ پاک کے منکر ذرا تو شرمائین — کہ عین نور رسالت ہی محفل میلاد
اب اسکے بعد کبھی بھول کر بھی مت کہنا — کہ دین مین باعثِ حرمت ہے محفل میلاد
کرین نہکیون آہ شیدائی جلوۂ احمد — کہ کردگار کی صنعت ہی محفل میلاد
نہین ہی خوف خدا کچھ ان اہل بدعت کو — جو صاف کہتی ہین بدعت ہی محفل میلاد
جو عاشق شہ کونین ہین دل و جان سی — اونہین کے قلب کی راحت ہی محفل میلاد
تمہین رسول سی بیشک دلی عداوت ہے — جو کہتے پھرتے ہو بدعت ہی محفل میلاد
یہہ کیا مقولہ ہی نادان بد عقی تیرا — کہ مصطفےٰ کی اہانت ہی محفل میلاد
ہین ناصر اسکو سمجھتا ہون مصطفےٰ کا عدو — جو منہ سے کہتا ہی بدعت ہی محفل میلاد

در صفت شب معراج

واہ کیا معجزہ ہے صل علی آج کی رات — یعنی تابندہ ہوا مہر ہدیٰ آج کی رات
رنگ لایا ہے فلک سیرِ براقِ احمد — توسنِ فکر پہ سارنگ دکہا آج کی رات
ہر طرف جلوۂ یکرنگیِ وحدت ہے عیان — مطلعِ نور ہی یا صبحِ ضیا آج کی رات
مردہ دل جو تھے وہ سب زندۂ جاوید ہوے — ظلمتِ خضر مین ہی آب بقا آج کی رات
لب پہ ہی ذکر نبی دل مین ہے اللہ اللہ — ساری راتون سی نظر آئی جدا آج کی رات
واہ کیا بادۂ توحید پلایا ساقی — اٹھ گیا پردۂ ناموس و حیا آج کی رات
سرورِ پاک کو معراج عطا کی حق نے — سب کرو ملکے خوشی اہلِ صفا آج کی رات
شبِ معراجِ محمد کی شبِ عظمت ہے — کیون نہو لائق تحسین و ثنا آج کی رات
کس کا بے ساختہ یہ نام زبان پر آیا — کہ ہوئی میری زبان مجھپہ فدا آج کی رات
مجکو معراجِ ولایت ہو طفیلِ حضرت — یہی اللہ سے ہے میری دعا آج کی رات

درد ہجران کے وسوسون سے رہائی ہوگی
آکہین تن سے نکل جان نزار آج کی رات

کچھ نہ پوچھو تپ غم سوز الم کی حالت
ہر بن سے نکلتے ہین شرار آج کی رات

ذکر اُس ماہ نبوت کا جو ہے اے **ناصر**
چاندنی مین ہے عجب کیف بہار آج کی رات

واجب مطلق خالق ہر خلق دہر کا داور ہے توہی
الف احد اور میم محمد مہر روپ بیکر ہے توہی
توہی ہے سر کن کا تماشا توہی ہے حل عقد فتحنا
توہی ہے جام دل افتادہ کی ساقی کوثر ہے توہی
توہی ہے رمز کنت کنزاً توہی ہے رنگ مخفیاً
توہی لواء حمد سدا شافع محشر ہے توہی
غور سے دیکھا جب کہ جہان مین تجکو ہی پایا کون و مکان مین
باغ جہان گلزار جنان مین مہر منور ہے توہی
ہے ہر نقش مین نقشا تیرا ہے ہر شے مین تماشا تیرا
دیکھو جسے ہے شیدا تیرا دلبر دلبر ہے توہی
راز خفی جب کھل گیا یکسر دل نے کہا ہو کر متحیر
شوق ستمگر شاہد دلبر عاشق مضطر ہے توہی
نحن اقرب کا یہ ترانہ سب کو بتاتا ہے مستانہ
ناصر مضطر ہے دیوانہ اوسکا دواگر ہی توہی

دل مین ہے نار عشق پیمبر لگی ہوئی
یا پنبہ زار مین کوئی اخگر لگی ہوئی

وارفتہ دل ہے وادی یثرب کی یاد مین
جان حزین ہے روضہ کے در پر لگی ہوئی

بے اختیار آہ نکلتی ہے کیا کرون
ہے دل پہ ضرب عشق پیمبر لگی ہوئی

معذور عشق ہون مجھے مت چھیڑ ناصحا
عشق نبی کی چوٹ ہے دلپر لگی ہوئی

میلاد پاک شاہ سے جب دشمنی ہوئی
کیونکر ہے تجکو یاد پیمبر لگی ہوئی

ذکر رسول پاک سے الفت نہین اگر
ہے راہ مستقیم سے ٹھوکر لگی ہوئی

جلدی سے آ بیٹھے کہین یا شاہ دوسرا
ہے آنکھ انتظار مین در پر لگی ہوئی

جلدی پلا خدا کے لئے جام بیخودی
ساقی ہے یاد ساقی کوثر لگی ہوئی

بے چین بے حواس جو رہتے ہو ناصرا
سچ کہدو کس کی ہے یاد دلبر لگی ہوئی

ہے مری دل کو شہ دو جہان کا اشتیاق
نور حق صلِ علیٰ یثرب مکان کا اشتیاق

اشتیاق روی احمد زاہدا کچھ چیز ہے
اشتیاق حور و غلمان ہے کہان کا اشتیاق

خوی پاک مصطفے کی جب ثنا کرتا ہون مین
گرد ہو جاتا ہے خوبان جہان کا اشتیاق

آشیانہ طائر دل کا بنا ہے لامکان
اللہ اللہ تیرے پاکیزہ وہان کا اشتیاق

دل ہے اپنا محو شوق روی زیبای نبی
حور و غلمان کی طلب ہے نی جنان کا اشتیاق

تیغ ابروے محمد کی تمنا مین محو ہون
خاک ہو مجکو کسی ابرو کمان کا اشتیاق

کس بلا کی ہے طبیعت ناصر مداح کی
حور و غلمان کو بھی ہے اس نوجوان کا اشتیاق

عشق رسول کا ہے مجھے کیونکر نہ بہلے باغ
میرے لئے یہ باغ ہی مین ہون برای باغ

ہون عاشق رسول جگر داغ داغ ہے
ہے عشق ایسا کس کو بھلا ہاتھ آسے باغ

بوئے محمدی سے معطر ہو باغ ہو
ایسا دکھائے گل کوئی ایسا بتائے باغ

باغ جنان مین پاس ہو کاشانہ نبی
اللہ اس بہار کا مجکو دلائے باغ

پیش نظر ہے باغ جمال محمدی
دنیا کا کیا ہماری نظر مین سمائے باغ

داغون سے دل کو غیرت گلشن بنائین گے
رکھا ہے ہمنے گوشہ دل کو برائے باغ

عشق رسول پاک سے دل باغ باغ ہے
کیون غم اوٹھاؤن باغ جہان مین برای باغ

ہر گل سے آئی بوئے گل حسن احمدی
گر سوز داغ عشق کا زاہد کھلائے باغ

دکھلاو جلد گلشن طیبہ کو یا نبی
ہے مرغ دل کے لب پہ مری ہای ہای باغ

سرسبز میرا باغ تمنا ہو یا خدا
مقبول ہو بہ مہر محمد دعائے باغ

ناصر ہے عندلیب گل عارض نبی
دنیا مین اسکا دل نہین لگتا سوائے باغ

رسول اللہ کا ہے جا بجا فیض
ہے اس فیاض کا ہر دم جدا فیض

زبان حال سے کہتی ہے ہر شے
ہے تخلیق دو عالم آپ کا فیض

سونگھا دے گلشن یثرب کی خوشبو
مشام جان کو پہنچا اے صبا فیض

محیط عالم جن و ملک ہے
ازل سے تا ابد ہے آپ کا فیض

ہے فیض احمدی کا چار سو غل
تعالیٰ شانہ صلِ علیٰ فیض
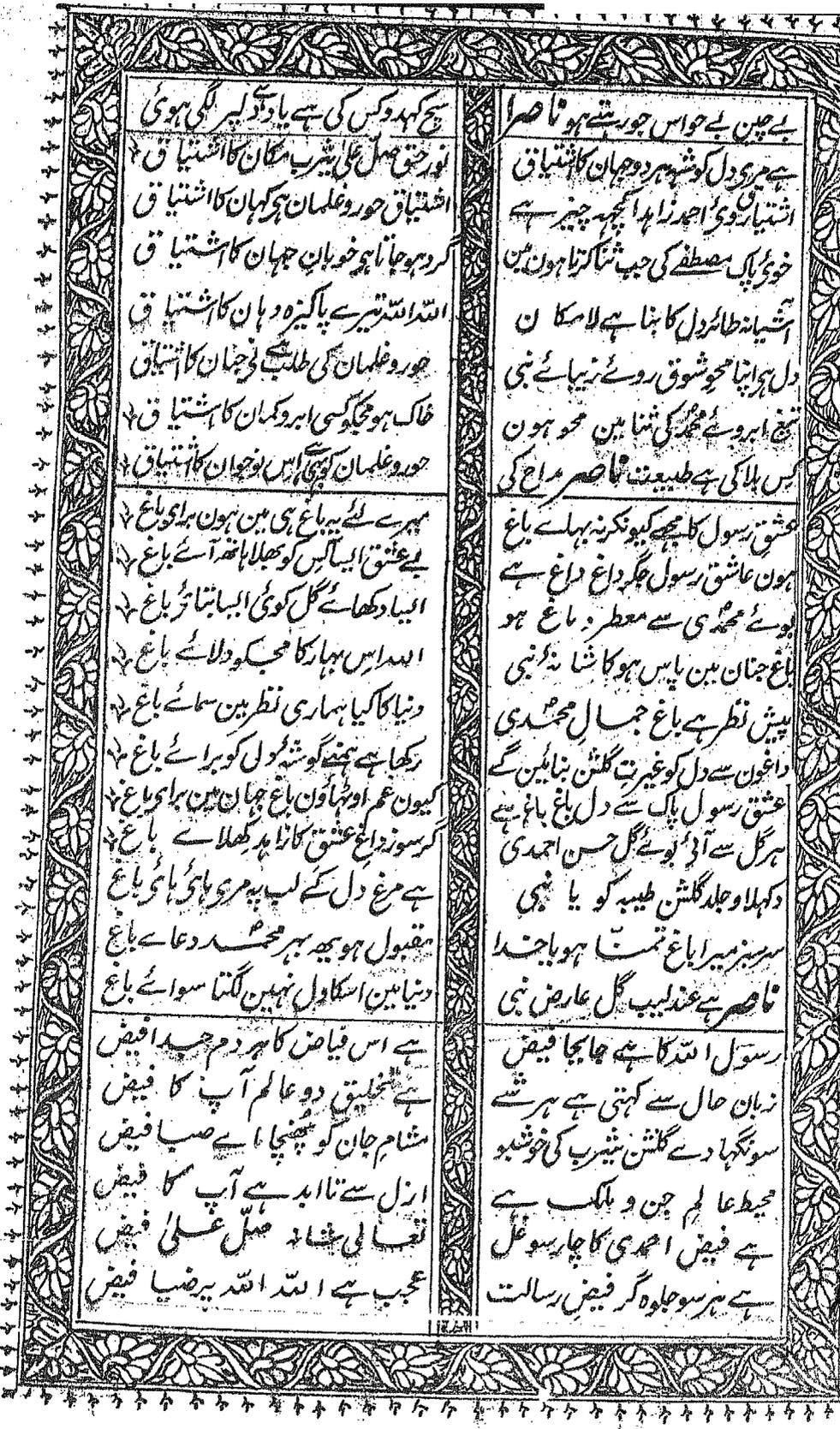
ہے ہر سو جلوہ گر فیض رسالت
عجب ہے اللہ اللہ یہ ضیا فیض

حیات جاودانی ہمنے پائی
تمہارے فیض الفت کا ملا فیض

مرے لب مین ہے فیض مصطفے سے
وہی صل علی معجز نما فیض

ترے محبوب کا ہون مین تماشائی
مرا جاری ہو یارب جا بجا فیض

مین فیض احمدی کا ہون تماشا
تماشا گاہ عالم ہے مرا فیض

ہے فیض متصل سے مجکو حاصل
برب کعبہ ناصر آپکا فیض

کون دیگا احمد مرسل کو جاکر اطلاع
دی مری شوق زیارت نے ہی پہنچکر اطلاع

آپکی ذات مقدس وہ ہے محبوب خدا
دیتے آئے جس کے آنیکی پیمبر اطلاع

سایہ طوبی سے یہ وحشت زدہ ہے بیخبر
قامت بے سایہ کی شہ نے ہی پاکر اطلاع

حسن عالم سوا بنا پرتو دکہلاتا ہے کیا
مہر یثرب کی ہے اسے مہر منور اطلاع

کلمہ پڑہتا ہے جہان نام خدا اس نام کا
آپکی محبوب حق ہو کیون نہ گہر گہر اطلاع

ہون بہت بیتاب غم جاکر رسول اللہ سے
اضطراب دل کی دے اے شوق مضطر اطلاع

جان و دل سے ہو گئے ہین حاضر ملایک شان ضرور
محفل حضرت کی ہوتی ہے جہان پر اطلاع

حال ابتر ہے بہت بہر خدا باد صبا
دے رسول اللہ کو ناصر کی جاکر اطلاع

ہے دل کو عشق حضرت خیر الورا کے ساتھ
اپنا مآل ہے شہ ہر دوسرا کے ساتھ

ہم مست بادۂ مے عشق رسول مین
ہوگا ہمارا ساتھ حبیب خدا کے ساتھ

دل کو مرے ہوس ہی ہوائے رسول کی
اڑ جائیگا مدینہ کو لاشہ ہوا کے ساتھ

کیا لائین وہ خیال مین حوران خلد کو
دل بستگی ہے جن کو حبیب خدا کے ساتھ

مرتا ہون شوق دید رسالت مآب مین
نکلے گی روح تن سے تو صل علی کے ساتھ

دل کو لگاؤ ہے مرے حب رسول سے
اب دل لگی ہو کیا کسی زلف دوتا کے ساتھ

حب خدا کہان نہو گر حب احمدی
عشق خدا ہے عشق حبیب خدا کے ساتھ

کرتی ہے چشم ناز تری کچھ ادائیان
یہ طرز اور کشتہ طرز حیا کے ساتھ

عاشق مین تیر و خنجر مشدد کا ربط ہے
وہ تیری ساتھ ہے تو ہے بے شک خدا کے ساتھ

لیتا ہے کس فریب سے دونون جہان کا دل
رنگ حدوث مین ترا جلوہ بقا کے ساتھ

للہ رحم اے قد محشر خرام رحم
وابستہ میری جان ہے تری نقش پا کے ساتھ

حب نبی سے نور ولایت ہوا نصیب
پہنچا حضور حق مین مگر رہنما کے ساتھ

وحدت مین ایسے غرق ہین ہمکو خبر نہین
نور خدا کے ساتھہ ہین یا ہین خدا کے ساتھہ

عشق نبی کے دعوے مین میلاد سے گریز
یہ مدعی کہان ہین بھلا مدعا کے ساتھہ

ناصر فنا کر آپ کو عشق رسول مین
طالب اگر بقا کا ہے رنگ فنا کے ساتھہ

کیون غنچۂ گل باغ مین مرجہائے ہوے ہین
کیا عشق محمد مین یہ گل کھائے ہوئے ہین

یہ دیکھتی ہے جلوۂ رخسار محمد
ہم مردمک چشم پہ اترائے ہوئے ہین

غنچے جو چٹکتے ہین خیابان جہان مین
یہ شادی میلاد کے چٹکائے ہوئے ہین

شادی سے سماتے نہین دلان نگہہ مین
گل بھی گل رخسار کی بو پائے ہوئے ہین

گیسو کی قسم خال کے سودا کی قسم ہے
ہم الفت خوبان سے قسم کھائے ہوئے ہین

اے ساقی گلفام پلادے کوئی ساغر
ہم تشنۂ دیدار ہین گھبرائے ہوئے ہین

ہم حضرت دل کو کوئی رنگ اور دکھاتی
پر وعدۂ فردا پہ یہہ بہلائے ہوئے ہین

داتا نظر لطف سے ہوا ایک اشارہ
سائل ہین تری دروازہ پہ ہم آئے ہوئے ہین

ناصر چلو یثرب کو کہین ہند سے چلدی
وہ دست کرم سنتے ہین پھیلائے ہوئے ہین

لو ہان کہتا ہمارا ناصر چلو مدینہ چلو مدینہ
ہے خوب رہنا وہان کا ناصر چلو مدینہ چلو مدینہ

دل اپنا اپنون سے اب اوٹھاؤ عرب کی جانب قدم بڑہاؤ
یہہ دوستون کو بھی کہہ سناؤ چلو مدینہ چلو مدینہ

کہان کی دولت کہان کی حشمت کہان کی ثروت کہان کی رفعت
یہہ سب کے سب ہین حجاب غفلت چلو مدینہ چلو مدینہ

لو چھوڑو عیش و خوشی کا عالم ہو ورد صل علی کا پیہم
اگر ہو غم بھی تو ہو یہی غم چلو مدینہ چلو مدینہ

ہو پاے بستہ تو دل پریشان ہو چشم گریان تو سینہ بریان
رہ مدینہ مین اشک ریزان چلو مدینہ چلو مدینہ

کروگے کب تک یہ شور و غوغا سہوگے کب تک یہہ نازیبا
رہوگے کب تک بتو نپہ شیدا چلو مدینہ چلو مدینہ

زمین پاک عرب کو دیکھو عرب کے حسن و طرب کو دیکھو

مزار محبوب رب کو دیکھو چلو مدینہ چلو مدینہ
رسول اکرم سے دل لگاؤ نبی کی زلفوں میں دل پھنساؤ
ریاض جنت کو جلد جاؤ چلو مدینہ چلو مدینہ
الٰہی بہر کمال صابر بحرمت فیض خواجہ باقر
کوئی کہے آکے جلد ناصر چلو مدینہ چلو مدینہ

گر زلیخا دیکھ لے محبوب یزداں کی طرف
بھول کر بھی پھر نہ دیکھے ماہِ کنعاں کیطرف
جن کو یثرب کی ہوائے شوق میں پروا نہیں
کیا اٹھائیں آنکھ وہ تخت سلیمان کیطرف
آرزوئیں کھینچتی ہیں جانب کوئے رسول
کھنچلی ہیں مجکو حوریں باغ رضوان کیطرف
دشت بطحا کا ہوا ہے دل کو پھر سودا ہرے
پھر بہار آئی چلی بلبل گلستان کیطرف
جسنے دیکھی ہے نبی کے روئے انور کی چھبین
کیا نظر پھر کر وہ دیکھے حور و غلمان کیطرف
ماہ یثرب کو اگر دیکھے زلیخا خواب میں
پھر نہ بیداری میں دیکھے ماہ کنعان کیطرف
جنبش ابرو سے بہ انگشت سی ہو وہ دو نیم
دیکھیں جو وہ دل کی طرف یا ماہِ تابان کیطرف
خاک میں ہیں حسرتیں ٹھوکر کا وہ کہلا معجزہ
آخرام ناز سے گنج شہیدان کیطرف
مصحف رخ کی بلائیں شوق پابوسی میں لوں
سر ہو قدموں کی طرف اور ہاتھ قرآن کیطرف
کیا کروں گلشن میں جاکر میں ہوں اک آشفتہ سر
دل کھچا جاتا ہے یثرب کے بیابان کیطرف
جسنے دیکھا ہو مدینہ کے بیابان کیطرف
کیا اٹھائے آنکھ وہ گلزار رضوان کیطرف
رند عالم سوز ہوں ناصح زبان اپنی سنبھال
رخ ہو دنیا کی طرف اور دل ہو یزدان کیطرف
عارض پرنور حضرت کے ہیں مضمون دل نشین
دیکھکر ہنستا ہو نہیں خورشید تابان کیطرف
اس کا اک اک خار ہو گلزار جنت کا جواب
دیکھ غافل آکے یثرب کے بیابان کیطرف
غیر سے مطلب نہیں اپنا تو ہر دم دھیان ہو
یا محمد کی طرف یا شیر یزدان کیطرف
دیکھ کر وصف دندان حضرت نعت میں
کرتے ہیں مضمون نثار ہو دُر و مرجان کیطرف
پاس و لون کا ہو دل کو کسطرف ہوں یا نبی
ناتوانی کی طرف یا شوق پنہان کیطرف
جان نکلے ناصر مضطر کی یارب جس گھڑی
دھیان ہو اسکا رسول پاک یزدان کیطرف

ہجر احمد میں ہوں آشفتہ و حیران مدہوش
مجکو مست چھیڑ کہ ہوں سخت پریشان مدہوش
ہے سبب وہی اسباب سفر کا میرے
راہ طیبہ میں ہوں گو بے سر و سامان مدہوش

چشم میگون محمد کا اگر ذکر کرو ن
لب معجز کا نبی کے ہی تصور ہر دم
حسن یکتائی نبی کی جو حقیقت کھلجائے
چشم مجنوں کا حضرت کی جو دیکھے عالم
دُر دندان سے اسے نسبت تشبیہی ہے
نشہ بادۂ الفت سے ہیں ہر دم سرشار
حشر میں ہو نبیرے محبوب کی یارب ہمراہ
یارب دکھادے جلوۂ رخسار مصطفےٰ
کبتک گھلا کرے تپ غم سے برنگ شمع
ہر داغ دل بنا ہی مرا چشم آرزو
ہوتی ہی جان نثار ادائے خرام پر
مجکو عزیز ہے شب یلدائے ہجر بھی
ہے چارہ ساز خلق یہی عاشق رسول کا
کلیات نعت سنکے پڑھو ہو منو درود
یوں آنکے کو تو اور بھی پاکر وفرائے
نور رخ پر نور محمد کو جو دیکھا
آنکھوں میں سمایا ہے وہ انداز ملاحت
گر روئے منور سے ذرا پردہ اوٹھا دو
دیکھی جو گلستان محمد کی بہاریں
حوریں یہی کہیں گی کہیں دن حشر کے ہم

خلوت وحدت دبستان ہے رسول اللہ کا
وسعت فیض نبی پر کیوں نہ امت ہو فدا
جس کے اک جلوے کے آگے گرد ہیں شمس و قمر
معنی قرآن کوئی سمجھے تو ہو اسپر عیاں
ذرہ کو خورشید قطرے کو کرے بحر محیط

صحنِ گلزار میں ہو نرگسِ فتّان مدہوش
کیوں نہ ہو بادۂ الفت سے دل و جان مدہوش
عالمِ قدس میں ہوں قدسی کہ جو یاں مدہوش
ہو زلیخا کی طرح خود مہِ کنعان مدہوش
ئے فرقت سے جو ہے گوہرِ غلطان مدہوش
کیا تعجب ہے جو ہوں تیرے ثنا خوان مدہوش
ناصرِ خستہ جگر والہ و حیران مدہوش

عیسیٰ ہے مصطفےٰ میں ہوں بیمار مصطفےٰ
یا رب مریض نرگسِ بیمار مصطفےٰ
اللہ رے شوق لذتِ دیدار مصطفےٰ
چلتا ہے دل پہ خنجرِ رفتار مصطفےٰ
ہے اس میں رنگ گیسوئے خمدار مصطفےٰ
لو ہو گیا طبیب بھی بیمار مصطفےٰ
ناصر ہے بلبلِ گلِ رخسار مصطفےٰ

پیرا وہی کچھ شان سے خیر البشر آئے
بی آمنہ بولیں مری نور البصر آئے
کیا خاک نظر میں کوئی رشکِ قمر آئے
اللہ کے بندوں کو بس اللہ نظر آئے
اللہ کی قدرت کے تماشے نظر آئے
لو دیکھ لو وہ عاشقِ خیر البشر آئے

جلوت کثرت گلستان ہے رسول اللہ کا
صحنِ جنت تنگ ایوان ہے رسول اللہ کا
حبذا وہ نورِ تاباں ہے رسول اللہ کا
وصف ہر آیت میں پنہاں ہے رسول اللہ کا
موجزن دریائے فیضان ہے رسول اللہ کا

جس کے ہر گوشہ میں ہیں گلہا ہے وحدت خندہ زن — وہ تر و تازہ گلستان ہے رسول اللہ کا

گوش شنوا چشم بینا ہے تو کر سیر چمن — ہر گل و غنچہ ثنا خوان ہے رسول اللہ کا

کیوں نہ حوران بہشتی لیں بلائیں بار بار — ناصر ہندی سخندان ہے رسول اللہ کا

بے تردد ہوگا داخل گلشن فردوس میں — ہاتھ میں ناصر کے دامان ہے رسول اللہ کا

ہمیں کس بات کا غم ہو منور روز جزا ہوگا — وسیلہ جبکہ محشر میں ہمارا مصطفیٰ ہوگا

گنہگاروں کی جس دم ہوگی پرسش صحن محشر میں — مرا حامی شفیع المذنبین خیر الوریٰ ہوگا

بجز عشق رسول پاک وصل حق نہیں ممکن — ملیگا وہ خدا سے جو محمد سے ملا ہوگا

رسالت کا جو ہے منکر وہ ہے توحید کا منکر — نبی سے جو جدا ہوگا وہ رب سے بھی جدا ہوگا

تصور میں نہ لائیگا کبھی دنیا کی دولت کو — تمہارے در کا یا حضرت جو ادنیٰ بھی گدا ہوگا

ہمیں کیوں فکر غم ہو جو منو خورشید محشر کا — ہمارے سر پہ ظل شافع روز جزا ہوگا

ہے میری سجدہ گہ محراب ابروئے رسول اللہ — تری مسجد میں زاہد کب مرا سجدہ ادا ہوگا

قتیل عشق حضرت ہوں شہید تیغ الفت ہوں — بجائے قل مری تربت پہ ذکر مصطفیٰ ہوگا

مرا سینہ ہے سینا پرتو فیض رسالت سے — جو ہوگا فیض مجھ سے وہ کسی سے کم ہوا ہوگا

مجھے کیوں خوف محشر ہو مدد پر میرے آقا ہیں — ادہر خیر الوریٰ ہوگا اودہر شبیر [illegible] ہوگا

ہے آنکھوں میں نور رخ نیکوئے محمد — اور سر میں بسی نکہت گیسوئے محمد

رضوان کو مبارک ہیں طوبیٰ کی ہوائیں — مائیم و ہوائے قد دلجوئے محمد

اسلام کے غنچے ہیں تو گل صل علیٰ کے — ہے ان سے شگفتہ چمن روئے محمد

مدت سے ہوں مدہوش خمار غم سے — مل جائے گلاب عرق روئے محمد

ہے نور خداوند دو عالم کا ہیولیٰ — اے چشم غلط بین قد دلجوئے محمد

محفل میں نہ ہو کس لئے غل صل علیٰ کا — ہے لب پہ مرے مدحت گیسوئے محمد

کس طرح جھکے سر خم محراب حرم میں — یاد آتا ہے ناصر خم ابروئے محمد

مجھے جلدی سے دیجئے چہرہ دکھا یا ختم رسل یا ختم رسل

غم ہجر سے حال ہے زار مرا یا ختم رسل یا ختم رسل

ترا جس نے کہ صدق سے نام لیا او سے جام حیات دوام ملا

غم کون و مکان سے وہ چھوٹ گیا یا ختم رسل یا ختم رسل

ترا ذکر ہے درد و الم کی دوا ترے فکر مین دیکھا ہے نو ربقا
ترے نام سے ہوتی ہے دور بلا یا ختم رسل یا ختم رسل

ترا رُخ ہے کہ جلوۂ صبح ضیا ترا لب ہے کہ چشمۂ آبِ بقا
تری ذات ہے جملہ مرض کی دوا یا ختم رسل یا ختم رسل

ترے حسن ملیح پہ ہون مین فدا تو ہے شاہ جہان مین ہون تیرا گدا
مین ہون ذرۂ خاک تو مہر ہدا یا ختم رسل یا ختم رسل

کرو پردہ شرم کو دور ذرا دو حجاب نقاب کو رُخ سے اوٹھا
لو دکھا دو جمال کو بہر خدا یا ختم رسل یا ختم رسل

مین ہون فناصرؔ مست الست ترا غم ہجر سے ہے مرا حال بُرا
مجھے جام شراب وصال پلا یا ختم رسل یا ختم رسل

نہ رند مشرب نہ مست و بیخود نہ طالب ننگ و نام ہون مین
نہ شاہ ملت نہ پیر طاعت نہ شیخ عالی مقام ہون مین

نہ ہون شہید نگاہِ خوبان نہ ہون قتیل رُخ نکویان
حریص فیضان مصطفےٰ ہون غلام خیر الانام ہون مین

نہ زاہدون مین ہے نام میرا نہ عابدون مین قیام میرا
نہ شاعرانہ کلام میرا نبی کا مست کلام ہون مین

نہ مفتیون کی قطار مین ہون نہ صوفیون کی شمار مین ہون
جو ہون تو رندان خوار مین ہون رسول کا صید دام ہون مین

دکھا نہ اے مرگ آنکھ مجکو لڑا نہ اے موت مجھسے آنکھین
قتیل ہون ناز مصطفےٰ کا شہید عالی مقام ہون مین

اگر نکیرین پوچھ بیٹھے کہ کون ہے تو تو یہہ کہون گا
رسول اکرم ہین میرے آقا اک اونکا ادنیٰ غلام ہون مین

پڑھون جو نعت شہ دو عالم تو کیون نہ فناصرؔ ہون گرد مین خم
مین ہون مدیح رسول اکرم سخنورون کا امام ہون مین

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائین ہم خاکِ درِ رسول کا سُرمہ لگائین ہم

جالی پکڑ کے روضۂ گردون جناب کی
سب حال دل رسول خدا کو سنائین ہم

سجدہ کرین ہم آپ کی محراب کی جگہ
قدمون کی جا پہ لخت جگر کو بہائین ہم

احوال دل کہین کبھی حجرے کے سامنے
ممبر کے سامنے کبھی غوغا مچائین ہم

سن زار قبر ہی آپکے ہونٹون سے سن لیا
کیا عرض مدعا کو پھر اب لب پہ لائین ہم

قسمت پہ اپنی فخر کرین سو ہزار بار
گر اپنی مشت خاک یثرب مین پائین ہم

کس کو دکھائین غم نبی دل سے دلوے
جز آپ کے کسی غم دوری سنائین ہم

تم دیکھو یا نہ دیکھو مگر مثل شمع بزم
جل جل کے جان کو خاک مین اپنی ملائین ہم

یارب وہ دن دکھا کہ مدینے کے دشت مین
دامن کے ٹکڑے جیب کے پرزے اوڑائین ہم

آنکھون سے اپنی چن کے مدینہ کے خار و خس
زخم جگر کے واسطے مرہم بنائین ہم

سوز غم رسول کے وہ دل جلے ہین ہم
اک آہ آتشین سے سقر کو جلائین ہم

ناصر کی یہ مدام دعا ہے کہ اے خدا
جلدی وہ دن دکھا کہ مدینہ کو جائین ہم

کیا خاک دل لگائین کسی دلربا سے ہم
ہین عاشقان سرور ہر دو سرا سے ہم

مدفن اگر نصیب ہو روضہ کے آس پاس
جنت کو بھول کر بھی نہ چاہین خدا سے ہم

بھاتی نہین ہے بات بجز نام مصطفےٰ
دل پاک رکھتے ہین خلش ماسوا سے ہم

گر داستان حسن سے فرصت کبھی ملے
شکوے کرینگے کچھ نگہہ باحیا سے ہم

آنکھون پہ ہے پیش نظر روئے مصطفےٰ
ملتے ہین خود خدا سے کہ نور خدا سے ہم

ناصح ہمارے سامنے کرتا ہے ذکر غیر
رکھتے ہین عشق تذکرۂ مصطفےٰ سے ہم

آنکھون مین اپنی جلوۂ حسن رسول ہے
اب آنکھ کیا ملائین کسی مہ لقا سے ہم

جب سے ہین آشنا غم عشق رسول کے
ناآشنا بنے ہین ہر اک آشنا سے ہم

دامان حشر مین نہین تردامنی کا خوف
لپٹے ہوے ہین دامن آل عبا سے ہم

جس درجہ ہم کو ناز ہو زیبا ہے **ناصرا**
رکھتے ہین کام مدحت خیر الورا سے ہم

ناصر چلو مدینہ کو سرور کے سامنے
عرض نیاز دل کرو دلبر کے سامنے

غوغا مچاؤ سرور عالی جناب مین
نالے کرو حضور کے ممبر کے سامنے

مین بھی نکالون حسرت دل آکے یا نبی
سر در کے سامنے ہو تو در سر کے سامنے

دیکھون نصیب سے مجھے وہ دن ہو کب نصیب
لبیک کہتا آؤن ترے در کے سامنے

حجرے کے سامنے ہون کبھی باادب کھڑا
کہہ کامیاب گنبدِ اخضر کے سامنے

اعجازِ عیسوی سے نہ زندہ ہو گر کوئی
لے آؤ اُس کو شاہ کی ٹھوکر کے سامنے

پائے نیاز کو مرے صدقہ حسین کا
ہون لغزشین نہ داورِ محشر کے سامنے

اے منکرانِ بزمِ حبیبِ خدا کہو
کیونکر بنیگی شافعِ محشر کے سامنے

ناصر چلو مدینہ کو اب ہو کے اشکبار
کوثر بنالین ساقیِ کوثر کے سامنے

دکھلا کے گلِ عارض کی پھبین دل بر وزن مین جادو نظری
غنچہ سا دہن بانکی چتون بُتِ ہوش ربا بیدادگری

آثار انا الحق رُخ سے عیان ابرو چو کمان مژگان چو سنان
قد سرو روان لب راحتِ جان در باغِ تکلم گل شکری

انکھین وہ رسیلی مست ادا وہ نرگسِ فتّان فتنہ نما
آمد بجہان کر دند ادا اے صلِّ علیٰ زیبا پسری

مکھڑے پہ غضب بکھرے کاکل چون سنبلِ تر بیہوش بگل
دیدار سے جس کے چون بلبل شدہ نغمہ سرا جن بشری

ماتھے کی چمک چہرے کی دمک بربود قرار از جن و ملک
دامن کی جھلک سے موہ لیو با ناز و ادا بت عشوہ گری

دل بین مرے یہ حسرت ہی رہی اے بادشہِ حسنِ خوبی
ناصر کو بلا پہچانا کبھی رفت ہست کجا آن نوحہ گری

دیگر

ہون بہت حیران و مضطر یا محمد الغیاث
ہے مرا احوال ابتر یا محمد الغیاث

میری رہبر میری سرور یا محمد الغیاث
رحم گستر بندہ پرور یا محمد الغیاث

الغیاث ای صبحِ رحمت شامِ ظلمت الغیاث
مہر سیما ماہ پیکر یا محمد الغیاث

رحمتِ عامِ خدا دریائے فیضِ کبریا
ای دیارِ دین کے داور یا محمد الغیاث

کیون نہ میری آرزوئین سب برآئین منشو
ہی سدا میری زبان پر یا محمد الغیاث

لے رہا ہی تیرا شوقِ دید دل بین چٹکیان
جلد دکھلا روی انور یا محمد الغیاث

ہو تیرے صدقہ سے ناصر کو شہادہ دن نصیب
آئے کہتا تیرے در پر یا محمد الغیاث

دکھلایئے جمال ذرا یا رسول پاک
قالب میں اب تو دل نہ رہا یا رسول پاک

اک حشر کا لاکھ ہوں برپا قیامتیں
کر ہو خرام ناز ذرا یا رسول پاک

عالم سیہ ہے آنکھ میں دن میرا رات ہے
ہجر میں تو تیرا عصر ہدیٰ یا رسول پاک

ہیں لعل لب کو دیکھ کے ترسا کروں سدا
لوٹیں سخن کا غیر مزا یا رسول پاک

دامن جھٹک کے یوں سر بالیں گذر گئے
کشتہ کا کچھ نہ پاس کیا یا رسول پاک

تصویر جب کہا میں نکیرین قبر میں
ہو لب پہ میرے نام ترا یا رسول پاک

کشتے کی اپنے نعش پہ اگر تو دیکھ لے
کیسا انکھ نے کام کیا یا رسول پاک

ہے کون حل کرے جو مری دل کی مشکلیں
بجز تیرے ہے عقدہ کشا یا رسول پاک

ناصر غم فراق سے روتا ہے زار زار
ہے کون اسکا تیری سوا یا رسول پاک

خدا کو جسنے پایا ناصر اپایا محمد سے
جسے یاں ہاتھ کچھ آیا تو ہاتھ آیا محمد سے

محمد وہ بہار گلشن فیضان عرفان ہے
کہ نقارہ بجا توحید کا ہر جا محمد سے

محمد ایک موج اولیں بحر امکان ہے
بہا تخلیق کا چار سو دریا محمد سے

محمد ابر رحمت ہے محمد رمز قدرت ہے
ہوا ہے جلوہ گر جلوہ خدائی کا محمد سے

نہ دیکھا وہ کہیں جلوہ جو دیکھا بار واحد میں
نہ پایا وہ کسی سے ہم نے جو پایا محمد سے

کسی نے کم کہا وہ جو کہا ہے حق سے حضرت نے
نہ پوچھا وہ کسی سے حق نے جو پوچھا محمد سے

حسینان جہان کیونکر سمائیں میری نظروں میں
کہ رکھتا ہے محبت خاطر شیدا محمد سے

حصول مدعا کی آرزو رکھتا ہے گر اے دل
تو کہہ رو رو کے حال اپنا خدا سے یا محمد سے

ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ ہے دارین میں ناصر
کوئی اعلیٰ محمد سے کوئی اچھا محمد سے

طلسم عبرت ہے سارا عالم گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے
کدھر ہے حوا کہاں ہے آدم گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے
کہاں ہے یوسف کا حسن یکتا کہاں ہے آشفتہ سر زلیخا
کدھر ہے مجنوں کہاں ہے لیلا گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے

کہان گیا جام جم کا چرچا کدہر سکندر کہان ہے دارا
کدہر ہے فرعون کا وہ دعوی گہڑی ہین کچہ ہی گہڑی ہین کچہ ہے

وہ عشق کا کس طرف ہے افسون کدہر ہے فرہاد چشم پرخون
کہان ہے شیرین کا لعل میگون گہڑی ہین کچہ ہے گہڑی ہین کچہ ہے

کدہر ہے طفلی کی وہ شرارت کدہر جوانی کی وہ حرارت
کدہر ہے مدہوشون کی الفت گہڑی ہین کچہ ہی گہڑی ہین کچہ ہے

نہین ہے ایک حال پر زمانہ بدلتا رہتا ہے جاودانہ
فسون ہے اسکا ہر اک فسانہ گہڑی ہین کچہ ہے گہڑی ہین کچہ ہے

کہان کی پیری شباب کیسا یہان برابر ہین پیر و برنا
سفر ہی درپیش آخرت کا گہڑی ہین کچہ ہے گہڑی ہین کچہ ہے

رہیگا کب تک تو یار سوتا لے جاگ بس سو چکا بہت سا
نہین ہے کچہ عمر کا بہروسا گہڑی ہین کچہ ہے گہڑی کچہ ہے

دماغ جنکا تہا کل فلک پر سرون پہ رکہتے تہے تاج پرزر
وہ آج پہرتے ہین خوار در در گہڑی ہین کچہ ہی گہڑی ہین کچہ ہے

سمجہ ہے گر کچہ بہی تم کو ناصر خدا کی طاعت سے ہو نہ قاصر
مصیبتون پر ہو یان کی صابر گہڑی ہین کچہ ہے گہڑی ہین کچہ ہی

خطائین ہم سے ہوئی ہین بہاری الہی توبہ الہی توبہ
گذاری عصیان ہین عمر ساری الہی توبہ الہی توبہ

نہ خوف دوزخ نہ یاد باری الہی توبہ الہی توبہ
یہ خود سری یہ خود اختیاری الہی توبہ الہی توبہ

کبہی نہ کی صدق سے عبادت نہ خاص اخلاص سے اطاعت
بہری ہے رگ رگ ہین سو شرارت الہی توبہ الہی توبہ

تو چہوڑ سب یار و آشنا کو تو اپنے دل ہین لیا خدا کو
زبان پہ رکہ دیکہ اس صدا کو الہی توبہ الہی توبہ

نہ ہوگا ابلیس تیرا ہمدم وہ بہاگتا ہی رہیگا پیہم

جو لب پہ ناصر ہو تیرے ہر دم الٰہی توبہ الٰہی توبہ

ناصر تو کر یاد خدا اوّل فنا آخر فنا
دل کو نہ دنیا سے لگا اول فنا آخر فنا

کیا اعتبار اس عمر کا اور کیا جوانی کا پتا
بیجا ہے اس پہ آسرا اول فنا آخر فنا

گو عالم و فاضل بنا عالم کی نظروں میں چڑھا
جز موت کیا حاصل ہوا اول فنا آخر فنا

گر زور و زر حاصل کیا غالب زمانے پہ ہوا
پھر بھی تو کچھ پھر کیا ہوا اول فنا آخر فنا

مت کر بدی پچھتائیگا جو کچھ کیا پیش آئیگا
اپنے کئے کو پائیگا اول فنا آخر فنا

مت دلبروں سے دل لگا خود دل کا ہو تو دلربا
ہو آپ اپنا آشنا اول فنا آخر فنا

کس کا شکاری تو بنا خود صید ہے تو موت کا
گرگ اجل پیچھے پڑا اول فنا آخر فنا

گلشن سے مت دل کو لگا گل بانگ بلبل پر نہ جا
ہر برگ گل کی ہے صدا اول فنا آخر فنا

باد روان ہے زندگی آخر کو ہے شرمندگی
اے بندہ کر تو بندگی اوّل فنا آخر فنا

ناصر خدا کا خوف کر صبح و مسا خالق سے ڈر
کر یاد حق شام و سحر اول فنا آخر فنا

ملا دے خاک میں غافل خیال حکمرانی کو
نسیم صبح کا جھونکا سمجھ لے زندگانی کو
بلائیں لیتی پھرتی ہے فنا صبح و مسا تیری
نشان دائمی اپنا سمجھ تو بے نشانی کو

فنا کی الفنا کی آتی ہین ہر سو سے آوازین
تو صرف عیش دوروزہ نہ کر اپنی جوانی کو

ہوا ئے دیر و کعبہ مین بھٹکتا ہے عبث انسان
مکان دل مین دیکھ اپنے مکین لامکانی کو

وفا کیسی خیال وصل شوق مہ لقا کیسا
سمجھہ بحر عدم کا بلبلہ تو زندگانی کو

خیال ماسوا اللہ کو ملا تا خاک مین موسیٰ
سمجھتا صرف طور دل پہ رمز لن ترانی کو

دوئی کا زنگ اوڑا کر دیکھ لے آئینۂ دل مین
ہویدا سر مخفی کو عیان راز نہانی کو

خیال یار کیسا اور مجازی آشنا کیسے
ترا پاس نفس کافی ہے دل کی پاسبانی کو

حیات جاودانی کا ہے گر طالب تو اے ناصر
سمجھہ اک کھیل لڑکون کا طلسم دیر فانی کو

تری حمد کیسے ہو یا خدا تری شان جل جلالہ
نہین مثل تیرا ترے سوا تری شان جل جلالہ

تو ہے خالق حجر و شجر تو ہے رازق ملک و بشر
تری حمد کرتے ہین بحر و بر تری شان جل جلالہ

تری ذات پاک ہے وحدہٗ ترا ذکر جبر ہے سو بسو
ترا نام پڑھتے ہین کو بکو تری شان جل جلالہ

تو خیال مین نہ سما سکے نہ گمان و وہم مین آسکے
نہ کوئی قیاس مین لا سکے تری شان جل جلالہ

ترا مین ازل سے ہون مبتلا ترا وصل ہے مرا مدعا
ترے آستان پہ ہون آپڑا تری شان جل جلالہ

ترے نام پر ہون مٹا ہوا مرے دل مین تو ہے بسا ہوا

ہے زبان پہ بس یہہ چڑھا ہوا تری شان جل جلالہ

توہی بیکسون کا رفیق ہے توہی عاجزون کا شفیق ہے
تو رحیم ہے تو کریم ہے تری شان جل جلالہ

تری کر سکے کوئی کیا ثنا ترا وصف ہووے بشر سے کیا
ہے ظہور تیرا ہر ایک جا تری شان جل جلالہ

ترا نام نامی ہے کیمیا تری ذات عالی ہے بے بہا
ترے در کا مجکو ہے آسرا تری شان جل جلالہ

ترے فضل پر ہے نظر مری ہے تری طرف کو بصر مری
لے خبر مری لے خبر مری تری شان جل جلالہ

ترا بندہ ناصر تفتہ جان ترے نام کا ہے وظیفہ خوان
اسے کر دے زبدۂ عارفان تری شان جل جلالہ

سمایا مرشد مین جو وہ سمجھا کہ یار مجھہ مین مین یار مین ہون
اُٹھا جو غفلت کا پردہ دیکھا کہ یار مجھہ مین مین یار مین ہون

جو دل سے حرف دوئی مٹایا خدا کو خود اپنے دل مین پایا
یہ نغمہ ہر سانس نے سنایا کہ یار مجھہ مین مین یار مین ہون

لگاؤن کیون دل ستمگرون سے بڑہاؤن کیون ربط دلبرون سے
مین اپنا کیون ہون نہ آپ شیدا کہ یار مجھہ مین مین یار مین ہون

خودی کا پردہ جو رخ سے اُٹھا خدائی تھی یا خدا کا جلوہ
عجیب آیا نظر تماشا کہ یار مجھہ مین مین یار مین ہون

بہت پھرا در بدر بھٹکتا کھلا نہ مشکل کا عقدہ اصلا
تصور شیخ نے بتایا کہ یار مجھہ مین مین یار مین ہون

کہان کا دیر اور حرم ہے کس کا کہان کا گلشن کہان کا صحرا
مین برزخ شیخ ہون سراپا کہ یار مجھہ مین مین یار مین ہون

مین خاک صحرا مین کیون اوڑاؤن مین آسمان سر پہ کیون اوٹھاؤن
مین کیون پھرون آہ سر دبھرتا کہ یار مجھہ مین مین یار مین ہون

بہت پھر ادر بدر پریشان خراب خستہ تباہ حیران
خودی بھلائی تو صاف دیکھا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون
جو فیض مرشد نے رنگ بدلا تو نحن اقرب کا قرب سمجھا
مین آج ناصر ہون دیکھتا کیا کہ یار مجھ مین مین یار مین ہون

ہوالناصر

کوکت کوکت جنگل جنگل ڈہونڈہ پھرت ہون بن بن مین
ہردے مورے مٹیا چھاوت پیا پرا جت انکھین مین
تہرے نین مورے من بھایو تہرے سین نے تیر چلایو
زہر بتاؤ کاہ سے آیو امرت ہے توری تینن مین
روؤر روؤت مٹر ر بہایا رودر کا ایک سمندر چلایا
گھونگٹ لیکر گھٹ مین سمایا چھائی بدبا تن من مین
آپ پیا تن من مین بست ہے نحن اقرب آپ کہت ہے۔
نین دنا پھر کا ہے بجت ہے کن کی بانسری کانن مین
بہید بہید ٹھرایاوت ناہین اچنبھ ہمرا جاوت ناہین
نین دوارے اوت ناہین پھرت ہے سکے اگن مین
انی انا کا روپ دکہاوت نین مین دل مین آوت جاوت
لا تدرکہ پھر فرماوت اپنے پیا قرآن مین
آپ الست کا راگ سنایا انتر آپ اتنظر کا بتایا
اپھر روپ سروپ دکہایا کلیر کے میدان مین
بنسی بجاوت سنیان مورے نین بھٹے ہین جل کے کٹورے
آگ لگا دی ناصر مورے تن تن تن نے تن من مین

ہوالناصر

جون تجت ہے تن من دہن کو وا نے ہی ہر کو پایا ہے

جون جیت ہے من کو منکو وانے ہی جیتی مایا ہے
بین کرمن کیا توسے صابر بین ہو تورے بھروسے صابر
گپت الوپ ہے موسے صابر روپ کی بدلی کا یا ہے
جگ پرلون مان جیت رہیگی اور پرتیت بھی میت رہیگی
صابر پیت کی ریت رہیگی جگ پرجا کی چھایا ہے
جہر نے کی موہے اُتھت ہے اُمنگا جبر تاہے مورے لیکھے چنگا
جبرت ہون جیسے ویسے پتنگا جوگ بھبوت رمایا ہے
سیکھا پریت بجلی کرکت برہ اگن مورے دل بین بھرکت
ناصر موری چھتین دھرکت صابر پی نہین آیا ہے

شجرہ عالیہ چشتیہ صابریہ معہ تاریخ وصال وسنہ

وفات وجا مزار

نمبر	اسمائے عظام رض	تاریخ وفات	ماہ وفات	سن وصال	جائے مزار
۱	الہی بحرمت سید السادات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلعم	۱۲ ر روز دوشنبہ	ربیع الاول	سنہ ۱۱ھ	مدینہ منورہ
۲	الہی بحرمت مظہر العجائب سیدنا حضرت علی بن ابی طالب رض	۲۱ ر	رمضان	سنہ	نجف
۳	الہی بحرمت شیخ المشایخ حضرت شیخ ابوالنصیر خواجہ حسن بصری رض	۲ ر	محرم	سنہ ۱۱۰	بصرہ
۴	الہی بحرمت حضرت ابوالفضل عبدالواحد بن زید رح	۲۷	صفر	سنہ ۱۷۷	بصرہ

نمبر شمار	اسمائے عظام رضہ	تاریخ وفات	ماہ وفات	سال وصال سنہ	جائے مزار
۵	الٰہی بحرمت حضرت فضیل بن عیاض رضہ	۳ر	ربیع الاول	سنہ ۱۸۷	مکہ معظمہ
۶	الٰہی بحرمت حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم رضہ	یکم	شوال	سنہ ۱۶۲	مدینہ منورہ
۷	الٰہی بحرمت حضرت سدید الدین حذیفہ مرعشی رضہ	۱۴ر	شوال	سنہ ۲۵۲	بصرہ
۸	الٰہی بحرمت حضرت امین الدین ہبیرۃ البصری	۸	شوال	سنہ ۲۸۷	بصرہ
۹	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری	۱۴ر	محرم	سنہ ۲۹۹	
۱۰	الٰہی بحرمت خواجہ ابی اسحاق شامی چشتی رضہ	۱۴ر	ربیع الثانی	سنہ ۳۲۹	بلاد شام
۱۱	الٰہی بحرمت حضرت احمد بن فرسافہ رضہ سید چشتی	۳ر	جمادی الثانی	سنہ ۳۵۵	چشت
۱۲	الٰہی بحرمت حضرت ابی محمد بن احمد رضہ	۴ر	ربیع الثانی	سنہ ۴۱۱	چشت
۱۳	الٰہی بحرمت حضرت ناصر الدین ابی یوسف	۳ر	رجب	سنہ ۴۵۹	چشت
۱۴	الٰہی بحرمت حضرت قطب الدین مودود	عشرہ	رجب	سنہ ۵۲۷	چشت

نمبر	اسمائے عظام رضہ	تاریخ وفات	ماہ وفات	وصال سنہ	جائے مزار
	بن یوسف رضہ سید حسینی	عشرہ	رجب	سنہ ۵۲۷	چشت
۱۵	الٰہی بحرمت حضرت مخدوم حاجی شریف زندنی رضہ	۳	رجب	سنہ ۶۱۲	زندنہ ملک بخارا
۱۶	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی	۶	شوال	سنہ ۶۱۳	مکہ معظمہ
۱۷	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری رضہ	۶	رجب	سنہ ۶۳۲	اجمیر
۱۸	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضہ سید حسینی	۱۴	ربیع الاول	سنہ ۶۳۵	دہلی
۱۹	الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فرید الدین رضہ شیخ شکر اجودھنی فاروقی	۵	محرم	سنہ ۶۶۸	پاک پٹن
۲۰	الٰہی بحرمت حضرت مخدوم الکاملین سید مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر رضہ سید حسینی ابن حضرت شاہ عبدالرحیم				

نمبر شمار	اسمائے عظام رض	تاریخ وفات	ماہ وفات	سنہ وصال	جائے مزار
	ابن عبد السلام ابن حضرت سیف الدین ابن عبد الوہاب ابن حضرت غوث الثقلین محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رض				پیران کلیر متصل روڑکی ضلع سہارنپور
۲۱	الٰہی بحرمت حضرت شمس الدین ترک				
۲۲	پانی پتی رض علوی	۱۹	شعبان	سنہ ۷۱۶	پانی پت
	الٰہی بحرمت حضرت جلال الدین کبیر الاولیاء رض	۱۳	ربیع الاول	سنہ ۷۶۵	پانی پت
۲۳	الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد الحق ردولوی رض فاروقی	۱۵	جمادی الثانی	سنہ ۸۳۷	ردولی
۲۴	الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد ردولوی رض	۱۷	صفر	سنہ ۸۴۲	ردولی
۲۵	الٰہی بحرمت حضرت محمد عارف ردولوی رض	۲۱	شعبان	سنہ ۸۹۸	ردولی
۲۶	الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رض شیخ نعمانی	۲۳	جمادی الثانی	سنہ ۹۴۴	گنگوہ ضلع سہارنپور
۲۷	الٰہی بحرمت حضرت شیخ جلال الدین تہانیسری رض شیخ فاروقی	۲۲	ذی الحجہ	سنہ ۹۸۹	تھانیسر
۲۸	الٰہی بحرمت حضرت				

نمبر شمار	اسمائے عظام رض	تاریخ وفات	ماہ وفات	سنہ وصال	جائے مزار
	نظام الدین بلخی رض شیخ فاروقی	۸	رجب	سنہ ۱۰۳۵	بلخ
۲۹	الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی رض شیخ نعمانی اولاد امام اعظم	یکم	ربیع الثانی	سنہ ۱۰۴۰	گنگوہ
۳۰	الٰہی بحرمت حضرت محمد صادق گنگوہی رض	۱۷ر	محرم	سنہ ۱۰۶۰	گنگوہ
۳۱	الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد گنگوہی رض	۲۲ر	ربیع الاول	سنہ ۱۰۹۹	گنگوہ
۳۲	الٰہی بحرمت حضرت شاہ غریب نواز رض اختیارپوری	۱۳ر	رمضان المبارک	سنہ ۱۱۲۹	رنبہ ضلع انبالہ
۳۳	الٰہی بحرمت حضرت سید محمد اعظم رض رنبوہی	۲۴ر	رجب	سنہ ۱۱۷۵	رنبہ
۳۴	الٰہی بحرمت حضرت جمال قطب رض رنبوہی	۲۹	شعبان	سنہ ۱۱۷۵	رنبہ
۳۵	الٰہی بحرمت حضرت محمد حیات رض سلپہانوی	۱۷	جمادی الاول	سنہ ۱۱۹۲	سلپہانی ضلع انبالہ
۳۶	الٰہی بحرمت حضرت سید غلام علی رض سلپہانوی	۱۵ر	ایضاً	سنہ ۱۲۱۰	ایضاً
۳۷	الٰہی بحرمت حضرت سید امیر الدین رض شاہ آبادی	۱۲ر	ایضاً	سنہ ۱۲۴۳	ایضاً

نمبر شمار	اسمائے عظام	تاریخ وفات	ماہ وفات	سنہ وصال	جائے مزار
۳۸	الٰہی بحرمت حضرت شیخ الشیوخ شاہ محمد امام علی رامپوری رضؔ شیخ انصاری	یکم	جمادی الاول	سنہ ۱۲۴۸	رامپور منیاران ضلع سہارنپور اندرون مکان مسکونہ
۳۹	الٰہی بحرمت حضرت مولوی محمد حسن عرف مولوی محمد بخش رامپوری رضؔ	۱۷	ذیقعدہ	سنہ ۱۲۶۹	رامپور منیاران برلب سڑک دیوبند متصل راجبہا
۴۰	الٰہی بحرمت حضرت میانجی کریم بخش رامپوری رضؔ شیخ انصاری	۱۷ر	شوال	سنہ ۱۲۷۹	رامپور منہاران متصل پڑاوہ و تالاب جاگون والا
۴۱	الٰہی بحرمت حضرت قلندر مشرب حضرت خواجہ طفیل علی خلف الاعظم شیخ الشیوخ حضرت شاہ محمد امام علی رامپوری	۲۸ر یوم پنجشنبہ	ذالحجہ	سنہ ۱۳۱۳	رامپور منہاران اندرون خانقاہ حضرت سلطان مردان غیب شہید فی سبیل اللہ

اس خاکسار ابوالفیضان محمد شفیع ناصر حصل اللہ مرادہ کو حضرت پیر و مرشد برحق زبدۃ الکملا قلندر مشرب والد ماجدم خواجہ طفیل علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے سنہ ۱۲۹۴ ہجری میں کہ ہنگامہ عرس شریف حضرت سیدنا سید مخدوم محمد علاؤالدین علی احمد صابر قدس سرہٗ کا تھا مجمع مشایخ و صلحا میں صاحب ارشاد و مجاز فرمایا۔

حضرت حجۃ الصوفیہ مرشدنا عمویصاحب قبلہ قادری حافظ محمد صابر علی صاحب

علیہ الرحمۃ نے بہی سنہ ۱۳[illegible]ھ مین بوفور شفقت صاحب ارشاد و مجاز فرمایا اور خلافت نامہ تحریر فرماکر بمقام لودیانہ معرفت مولنا شاق احمد صاحب السبیل ڈاک روانہ کیا۔ اس فقیر کے محبان دینی کو لازم ہے کہ دونون حضرت کو وسیلہ حصول برکات و عرفان سمجھکر ایصال ثواب و فاتحہ سے یاد رکھین۔

الٰہی بحرمت حضرت — ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۶ مزار اندرون خانقاہ
قاری حافظ محمد صابر علی — شب جمعہ وفات — حضرت سلطان
خلف اصغر شیخ الشیوخ — مردان غیب
حضرت شاہ محمد امام علی

شجرہ منظومہ خاندان عالیہ چشتیہ صابریہ

ہر دل مین نہان ہے تو خدایا — کوزہ مین ہے گویا بند دریا
ہر سینہ مین تیرا جلوۂ نور — ہر تخل ہے یہان تو شجرۂ طور
غفلت مین ہمین پڑے ہین یارب — تو نے تو سنایا نحن اقرب
گر ہوتی نہ یہہ تو کیسے موسٰی — سازارنی تجہے سنایا
غفلت کا جو پردہ ہو گیا شق — منصور نے کہدیا انا الحق
کیا خلق نے اوس کو سمجہا ہیہات — مین کیا کہون چہوٹا منہ بڑی بات
ہر ذرہ مین تو ہے جلوہ فرما — ہے اصل مین آفتاب ذرا
اے قوت دست سینہ چاکان — واے دل زدہ درون پاکان
ہین چشت کے پیر جتنے حضرات — لاتا ہون شفیع بہر حاجات
وہ مطلق نور ذات سرمد — یعنے شہ و سرور محمد
وہ سرور انبیا شہ دین — تحسین مین ہے جسکی طٰہٰ یٰس
اس رمز سے جو کہ ہووے آگاہ — سمجہے کہ یہہ کیا ہے بہید واللہ
یہہ نور وہان نہ جب سمایا — اس حلیہ مین تب ظہور پایا
یثرب ظاہر مین گو وطن ہے — پر عرش پہ وہ تو خیمہ زن ہے

بس نعت کی اُس کی ہے یہی حد
وہ آپ احد ہے آپ احمد

یہہ بات کہی ہے فہم سے دور
سمجھے وہ کہ جس کے دل مین ہو نور

وہ جان نبی علی حیدر
نعرے سے گرا یا جس کے خیبر

وہ باب علوم ظاہری ہے
دریائے علوم باطنی ہے

جو معدن فیض ذوالمنن ہے
وہ حضرت خواجہ حسن ہے

وہ معرفت خدا مین واحد
مشہور باسم عبد واحد

وہ اہل کرم فضیل نامی
در زمرۂ اولیا گرامی

سلطانِ زمانہ یعنی ادہم
قبضہ مین تھا جسکے ایک عالم

دل مین ہوا حب حق کا جب جوش
اک لحظ مین ماری سب پہ پاپوش

وہ مسند دین کا جاگزین ہے
وہ صاحب حق سدید دین ہے

وہ شیخ امین دین با جود
ممشاد علو اہل بہبود

سرخیل ابو اسحاق شامی
جو حق کے ہین معرفت مین نامی

دولت ملی جس کو حق کی لازوال
آن شیخ ابو احمد است ابدال

وہ حضرت خواجہ بو محمد
ممتاز ہے جو بہ فیض سرمد

وہ ناصر دین ولی سبحان
وہ حضرت قطب اہل عرفان

نعمت جسے بے عدد ملی ہے
حاجی وہ شریف زندنی ہے

عثمان کہ گزیدۂ زمن ہے
بعد اُس کے معین دین حسن ہے

ہین اُس کے کمال سارے مشہور
ہے وصف مین اُس کے خامہ مجبور

وہ کشتۂ تیغ عشق غیبی
یعنے کہ وہ قطب دین کا کی

کیا عشق خدا میں سرنگون ہے
خامہ مرا یہان پہ سرنگون ہے

وہ شیخ فرید دین شکربار
اِس نام سے ہو زبان شکربار

ہے نام خدا عجیب یہہ ذات
ہون نام سے جس کے دور آفات

آب آگے رہ ادب جو آیا
خامہ مرا یہان اکڑ کھڑا یا

لغزش مین زبان ہے دل ہے مضطر
آنسو ہین دوات کی شرد پر

سر دفتر واصلان لاہوت
ہنگامہ فروز بزم ملکوت

مخدوم جہان علی صابر ملجائے اصاغر واکابر
مستغرق ذات حق شہ ہند فیضش بگرفت روم تا سند
جو اہل عطا ولی رب ہے وہ ترک ہے شمس دین لقب ہے
وہ شیخ جلال دین موسوم وہ حضرت عبد حق ہین مخدوم
آن عارف واحد عبد حق نام وان شیخ محمد اہل انعام
وہ حضرت شیخ عبد قدوس ہے فیض سے اُس کے کون مایوس
وہ شیخ جلال دین ثانی وہ شیخ نظام دین بلخی
آن شیخ ابوسعید مشہور محبوب آن صادق است پر نور
وہ شیخ محمد ابن محبوب وہ شاہ غریب حق کے مرغوب
ہین وحدت و معرفت سی توام جنکا ہے لقب محمد اعظم
وہ شیخ جمال قطب یزدان وہ شاہ حیات دوست سبحان
وہ جلوہ نماے بیمثالی نام اوسکا غلام ہے علی بھی
وہ شاہ اسیر دین معظم عقدے کھلین جس سے دل کے پیہم
وہ قدوۂ عارفان ایزد دریائے زلال لطف بیحد
سرچشمۂ فیض سرمدی ہے نام اُس کا امام اور علی ہے
بخشی اوسے حق نے ایسی تاثیر ہوا اوس کی نظر سے خاک اکسیر
ہون لطف سے اس کے مشکلین دور گر رحم ہوا اوس کا نار ہو نور
اے زمرۂ طالبان ایزد تمپر ہے عنایت مخلد
اس ذات کی ہے عجیب شفقت خدام پہ یہان کے تا قیامت
وہ واقف سرّ علم منقول اور کاشف نکتہ ہائے معقول
وہ علم و عمل مین بھی ہے یکتا ہو زہد مین اُس کا کون ہمتا
وحدت مین ہے اُس کا قطرہ زن رخش نام اوس کا محمد اور ہے بخش
وہ زبدۂ عاشقان اللہ وہ رمز سے معرفت کی آگاہ
در جمیع عاشقان گرامی یعنے کہ کریم بخش نامی
آن مظہر فیض لایزالی وآن عین جلالی و جمالی

آن چشم و چراغ آفرینش — وان نور فزائے شمع بینش
ہادی مرا حق کا وہ ولی ہے — نام اوسکا طفیل اور علی ہے
سبحان اللہ یہہ نام پیارا — آسایش جان ہے نور دل کا
مولی مرا پیر رہنما ہے — عرفان و یقین کا بادشاہ ہے
سجادہ نشین ہے انبیا کا — محبوب ہے حمیدہ اولیا کا
اوس ذات کا گر نہوتا سایا — عالم پہ سدا تہا ظلم چہایا
ابنائے زمانہ سے ہون ڈرتا — بین ہیچ ہین ورنہ کیا نہ کرتا
صدقے سے سبہون کے اے خداوند — کر عشق مین اپنے مجہکو پابند
وہ جلوۂ احمدی دکہا دے — جو نقش دوئی کا ہے مٹا دے
دے سوز و گداز ایسا یا حق — ہر موئے بدن سے کہے انا الحق
ہو نور جو دل کی ہے سیاہی — روشن ہو زماہ تا بماہی
قایم مجہے رکہہ تو کار دین پہ — کلمہ نقش صفا میری جبین پہ
جتنے کہ ہین خاندان کے خادم — دنیا مین نہ دین مین ہون وہ نادم
جتنے کہ ہین پیر بہای بہنین — شامل ہون وہ محفل نبی مین
دنیا کا حصول مدعا ہو — اور خیر پہ سب کا خاتما ہو
ناصر ہو ہمیشہ دین کی نصرت — ہو رونق علم تا قیامت
کونین کا ہو حصول مقصد — از حق نبی و آل امجد
جتنے ہین برادران چشتی — ہون تیرے کرم سے سب بہشتی
دل مین نہ کوئی ترے سوا ہو — جو ساز دوئی ہے سب فنا ہو
دے نغمہ ہو ہر اک بن ہو — ہر تار نفس صدائے ہو ہو

تمت ۱۹۰۵ء ٦٥

۱۳۱۵ھ کا واقعہ حضرت صاحب قبلہ قطب نور اللہ مرقدہ کا

ہیچمدان خاکسار ابو الفیضان محمد شفیع ناصر عفی عنہ ساکن قدیم ہیوم پنجشنبہ برائے زیارت مزار پر انوار حضرت سلطان حجی مردان غیب شہید فی سبیل اللہ علیہ الرحمۃ کے کہ خلفاء اعظم حضرت محبوب سبحانی ابو محمد سید عبد القادر جیلانی غوث پاک قدس اللہ سرہٗ سے ہیں۔ ونیز برائے آستانہ بوسی پیر و مرشد برحق وسیلہ یومی وغدی حضرت قبلہ والد ماجدم قلندر مشرب خواجہ طفیل علی نور اللہ مرقدہ کے جا رہا تھا کہ یکایک مولیصاحب قبلہ مرشدنا حضرت قاری حافظ محمد صابر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آواز دے کر بلوایا اور فرمایا کہ شب میں نے دیکھا کہ تمہارے مکان مسکونہ میں مجلس میلاد سرور عالم صلعم منعقد ہے اور اس میں تمام مشائخ و صلحاء اکابر دین متین جمع ہیں اور میں اور تم دونوں شامل ہیں قاری میلاد شریف نے یہ شعر پڑھ کر قیام کیا

اٹھو بہر تعظیم جلدی تمام ۔ کہ تشریف لائے ہیں خیر الانام

یہ سنتے ہی سب حاضرین مجلس کھڑے ہو گئے اور حضور سرور عالم صلعم جلوہ افروز ہوئے۔ یہ واقعہ فرما کر ارشاد فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مجلس پسندیدہ برگزیدہ خلاصۂ کائنات نبی کریم صلعم ہے اور تمہارے مکان میں انعقاد مولود شریف سے خیر و برکت روز افزون ہوگی۔ جسوقت حضرت نے یہ واقعہ بیان فرمایا اسوقت خدمت شریف میں علاوہ دیگر حضرات کے میرے محب و مکرم جناب حافظ محمد جان صاحب رونق و برادرم سر ابا ابو العرفان مولوی محمد غوث الاسلام موجود تھے۔